www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نذرِ نانک

urdukutabkhanapk.blogspot

مہدی نظمی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مہدی نظمی صاحب کی کتاب "نذرِ نانک" اُردو زبان میں ایک اُونچے درجہ کی گورونانک صاحب کے جیون پر نظم ہے۔ اِس میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو سِکھ تواریخ اور عقیدے کے مطابق نہ ہو۔

سَردار ہربنس سنگھ
کنوینر لٹریری سب کمیٹی
گوردوارہ سیس گنج، چاندنی چوک دہلی

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نذرِ نانک

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

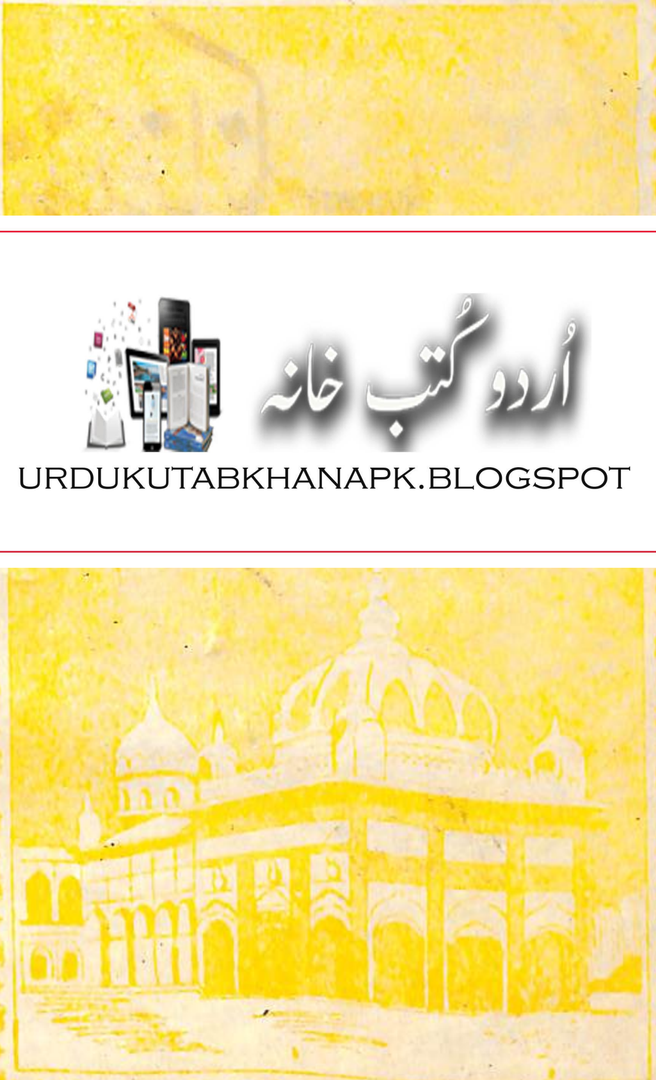

اردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نذرِ نانک

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

مہدی نظمی

16th oct. 1972 (Monday)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

ہندوستان پبلیکیشنز کے لیے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

ناشر: ہندوستان پبلیکیشنز، غازی آباد، یو۔پی۔

کتابت: آرٹ کارنر۔ ۴۶۵ ٹیامحل دہلی۔

طابع: خواجہ پریس جامع مسجد۔ دہلی۔

تاریخ اشاعت: اپریل ۱۹۶۹ء

تعداد: ڈھائی ہزار

قیمت: =/75

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فرید و کبیر کے نام

۲۶.۷.۷۹

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

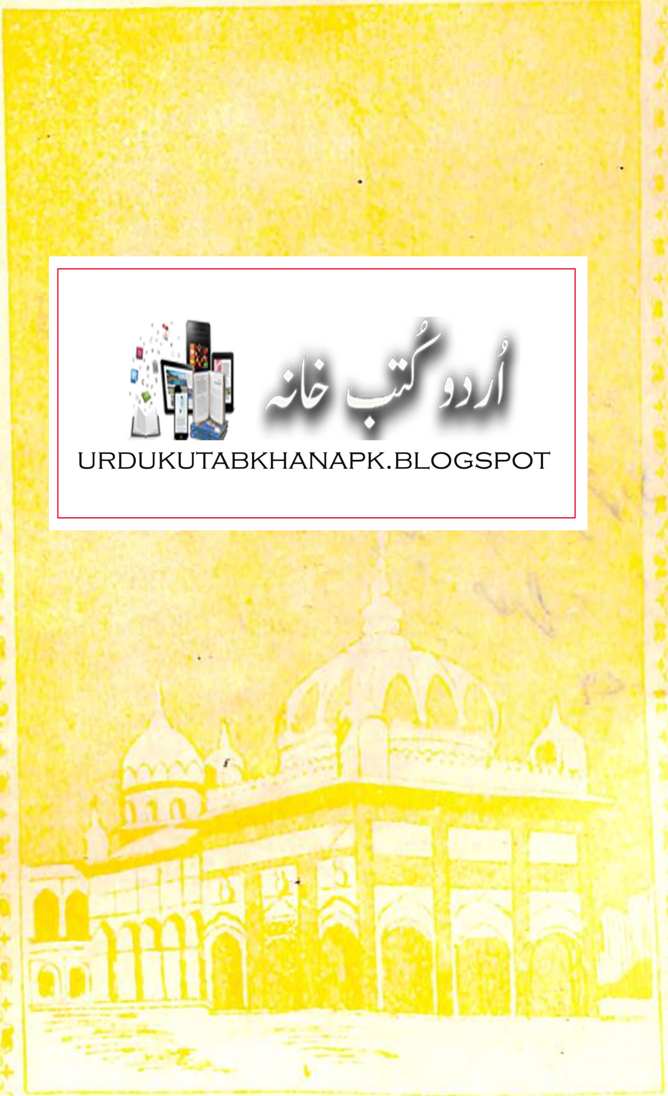

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com
اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

والدِ محترم

مولانا سیّد اولاد حسین عرف للّن صاحب شاعر

والدۂ محترمہ

جناب رضیہ بیگم صاحبہ

کی یاد میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ

URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

جناب بھادری نظمی نے اپنی منظوم تصنیف "نذرِ نانک" کا مسودہ مجھے دکھایا، میں نے جہاں جہاں سے بھی اس مسودے کو دیکھا مجھے محسوس ہوا کہ بھادری نظمی صاحب نے ایک خالص دینی و مذہبی موضوع کو فصاحت و بلاغت کا ایسا حسین جامہ پہنایا ہے کہ اگر ہم محض ادبی نقطۂ نظر ہی سے اسے دیکھیں تو بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اکثر و بیشتر اشعار میں زبان کی چاشنی اور محاورہ بندی کے ساتھ ساتھ حُسنِ تضاد نے موضوع اور بیانِ موضوع میں وہ لطافت اور فصاحت بکھیری ہے جو کہ بڑے بڑے اساتذہ کے کلام میں دیکھنا نصیب نہیں ہوتی۔ ویسے تو کسی مذہبی پیشوا یا خدا رسیدہ بزرگ کی سوانح عمری یا اس کے حالاتِ زندگی بذاتِ خود ہی اتنے حسین و مقدس موضوعات ہوتے ہیں کہ انھیں ایک سڈول اور خوبصورت پیکر کی طرح کسی چمکیلے یا دیدہ زیب پیراہن کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ضرورت نہیں ہوتی، لیکن ایسے موضوع کے ساتھ ساتھ اگر بیانِ موضوع بھی حسین ہی نہیں حسین تر ہو تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ "نند رِ خانک" بھی ایک مقدس موضوع اور حُسنِ بیان کا ایک حسین و دلکش سنگم ہے۔ میں مہدی نظمی صاحب کو اس کاوش پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ انھوں نے جس عظیم شخصیت کے پیغامِ صلحِ کُل، امن و آشتی اور رواداری کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی ہے وہ اُن پر اپنے تمام الطاف و اکرام کی بارش کرے۔

۲ر اگست ۱۹۶۸

ڈبلو ۷، ۵ گریٹر کیلاش ۱۰ نئی دہلی

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

علاّمہ گوپی ناتھ امن لکھنوی

گورو نانک صاحب کی ہستی نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کی ممتاز ہستیوں میں سے ہے انھوں نے عشقِ الٰہی، باہمی محبت، بلند اخلاق اور باطل شکنی کا جو پیغام دیا وہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ جناب مہدی نظمی نے بڑی عقیدت کے ساتھ ان کے سوانح حیات کو نظم کیا ہے۔ ایک تو اتنی عظیم ہستی، پھر حضرت جوشؔ ملیح آبادی کے لفظوں میں

فردوسِ لکھنؤ کی کھنکتی زبان

نے سونے پر سہاگے کا کام دیا ہے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ اپنے مذہب کے اکابر اور بزرگوں کے تذکرے لکھتے اور نظم کرتے ہیں، لیکن چند ہستیاں ایسی بھی ہیں جنھوں نے ہندو ہوتے ہوئے حضرت حسینؑ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کے گُن گائے، یا مسلمان ہوتے ہوئے کرشن کی عظمت بیان کی۔ جناب مہدی نظمی کا شمار انھیں چند ہستیوں میں ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی تاریخ اور جغرافیہ بھی بڑی بلند نظری اور عقیدت کے ساتھ لکھا ہے۔

آج جب ہم اس ملک میں قومی یک جہتی کی کوشش کر رہے ہیں تو اس کے لئے سیاسی اور قانونی تدبیریں بھی اپنی جگہ دُرست ہیں، لیکن سب سے مبارک وہ مساعی ہیں جو ان عظیم ہستیوں کا کردار اور مشن سامنے لانے کے لئے کی جائیں جنہیں حضرت عیسیٰؑ نے انجیل مقدس میں زمین کا نمک کہا ہے۔ گورو نانک صاحب نے نہ صرف اس ملک کے اندر بلکہ اس کے باہر بھی جاکر پریم اور بھگتی کا پرچار کیا اور ہر جگہ یہ کہا کہ انسانی برادری ایک ہے۔ اس میں تفریق پیدا کرنا غیر مناسب ہی نہیں بلکہ گناہ ہے۔ گورو نانک صاحب کی ان باتوں کو جناب مہدی نظمی نے بڑے دلکش انداز میں پیش کیا ہے مجھے یقین ہے کہ جب یہ کتاب منظر عام پہ آئے گی تو قومی یک جہتی اور اخلاق کی بلندی کی تبلیغ میں ایک نادر صحیفہ ثابت ہوگی۔

۴۷۔ دریا گنج۔ دہلی ۶

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جناب میر مشتاق احمد

جناب مہدی نظمی کو میں اکتوبر ۱۹۵۴ء سے جانتا ہوں۔ اس زمانے میں وہ روزنامہ نئی دنیا سے نئے نئے وابستہ ہوئے تھے۔ انھوں نے رفیع صاحب مرحوم کی وفات پر نئی دنیا کے ضمیمے میں ایک خصوصی ایڈیٹوریل لکھا تھا جس نے مجھے بے حد متاثر کیا تھا۔

فرقہ پرستی کی صف کے اندر داخل ہو کر قوم پرستی کی فضا پیدا کرنا ایک مشکل کام ہے۔ جو لوگ فرقہ پرستوں کی صفوں میں گھس کر فرقہ پرستی سے جنگ آزما ہیں انھیں اس جد و جہد کی مشکلات و مصائب کا بخوبی اندازہ ہے لیکن جناب مہدی نظمی نے ان مشکلات کو اپنی زندگی بنایا، زندگی کا مشغلہ بنایا کہ اس سے ان کی طبع مشکل پسند کی تسکین بھی ہوتی ہے اور ان کی قوم پرستی و حب الوطنی کے جذبے کو راحت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھی ملتی ہے۔ چنانچہ دہلی کے جو اخبار ایک زمانے میں کسی بھی وجہ سے فرقہ پرست سمجھے جاتے تھے۔ انھوں نے خود کو ان اخباروں سے وابستہ کیا اور اس حُسن کے ساتھ ان اخباروں کی پالیسیوں میں قوم پرستی کو نمایاں کر دیا کہ قوم پرستوں نے داد دی اور ان کی ذہانت، ادارت کے کمال، قلم کی نرمی و شوخی اور طرزِ نگارش کی دلکشی و دلنوازی کو سراہا۔ قوم پرستی کے معاملے میں کسی بھی طاقت سے وہ مفاہمت نہیں کرتے اور اس بے لچک نیشنل کردار کی وجہ سے وہ معاشی مصیبتوں کا شکار بھی ہوتے رہے ہیں۔

صحافت و شاعری نظمی صاحب کی زندگی کے دو عنصر ہیں جس طرح وہ ایک کامیاب صحافی ہیں اسی طرح ایک کامیاب شاعر بھی ہیں۔ ملک کی مکمل منظوم تاریخ بھی انھوں نے "ہندوستان" کے زیرِ عنوان کہی ہے۔ ان کی دوسری طویل نظم "بھارت درشن" ہے جس میں انھوں نے ہندوستان کی مختلف ریاستوں کا جغرافیہ اور کلچر نظم کیا ہے۔ یہ نظم نہ صرف اُردو زبان میں بلکہ ہندوستان کی تمام زبانوں میں بلکہ دنیا کی تقریباً سب زبانوں کے لٹریچر میں یگانہ و بیش بہا خزانہ ہے۔

"نذرِ ناٹک" نظمی صاحب کی تیسری طویل نظم ہے جو نیشنلزم اور قومی یکجہتی کی آئینہ دار ہے۔ اس نظم سے بیش بہا ملکی و قومی مقاصد کو بے اندازہ فائدہ ہوگا آج اس طرح کی منظومات کی شدید ضرورت ہے اور نظمی صاحب نے وقت کی یہ ضرورت بہ تمام و کمال پوری کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے جو شعری محاسن اور ادبی کمالات کا ایک حسین مرقع ہے اور یکجہتی و قوم پروری کے مشن کو فائدہ و قوت پہنچانے والی ہے۔ میں اس نظم کی مقبولیت کا یقین رکھتا ہوں اور نظمی صاحب کی قوم پروری و حب الوطنی کو داد دیتا ہوں۔ جے ہند

۱۰ر اگست ۱۹۶۸ء

اردو نا ہال۔ اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی ۶

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گیانی گورمکھ سنگھ مسافر

جناب مہدی نظمی کا نتیجۂ فکر "نذرِ نانک" پہلے سرسری نظر سے پڑھا مگر اس کے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے دوبارہ غور سے پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ میرے خیال میں نذرِ نانک کو جو بھی پڑھے گا وہ اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھنے کی ضرورت محسوس کرے گا۔ گورو نانک دیو کا جیون ہر لحاظ سے ایک گہرا سمندر ہے۔ مہدی نظمی ایک کامیاب غوطہ زن ہیں جنھوں نے اس سمندر سے سچے موتی نکالنے میں صرف محنت سے ہی کام نہیں لیا بلکہ اپنے ادبی ہنر کی وجہ سے وہ ہر نقطہ سے اس کی تہہ تک پہنچے ہیں۔ خواجہ دل محمد اور مولانا سید حبیب کے گورو نانک کی بانی کے متعلق منظوم نغمے میرے کانوں میں دیر سے گونج رہے ہیں۔ مہدی نظمی کی اس نئی تصنیف نے ان پرانے نغموں کی خوشگوار یاد کو تازہ کر کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میری روحانی خوشی میں بڑا مفید اضافہ کیا ہے۔ شاعر فصیح بیان نے سچے موتیوں کی ایک لڑی کو ایسے عالمانہ ڈھنگ سے پرویا ہے کہ اس کا ایک ایک منکا بذات خود اپنی چمک سے اسی لڑی میں پروئے رہنے کی ضرورت کا احساس کروا رہا ہے۔ عقیدت کے بغیر کوئی ایسی نایاب چیز لکھی نہیں جا سکتی، ادبی لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کتنا خوبصورت شعر ہے ؎

تھی زمیں نالاں فساد و ظلم نَو ایجاد سے
کانپتا تھا دل فلک کا خاک کی فریاد سے

اور

جھومتے تھے ظلم کے بادل بھری برسات تھی
کانپتا تھا عدل ٹھٹھرن سے کہ ٹھنڈی رات تھی

اسی سلسلے میں ایک اور شعر ہے

وہم کے پردے پڑے تھے آدمی کی آنکھ پر
نرک نے ڈالا تھا چھالا آگہی کی آنکھ پر

ادبی معیار کو قائم رکھنے والے ایسے کئی شعروں کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ رموزِ شاعری سے آشنا شاعر نظمی کا من جذبۂ انسانیت سے بھرپور معلوم ہوتا ہے جب وہ گورو نانک جی کی زندگی کے واقعات کی وضاحت کرنے لگتے ہیں

تھی خلش کانٹوں میں لیکن پھول میں خوشبو نہ تھی
آدمی کی صورتیں تھیں، آدمی کی خُو نہ تھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آدمی کا دل ملال و رنج سے معمور تھا
زندہ تھا انسان، لیکن زندگی سے دُور تھا
ہر طرف کچلا ہوا وہ آدمی، وہ چھوت چھات
ہر طرف وہ جاتیوں کا بھید بھاؤ، ذات پات

یہ کچھ تمہیدی اشعار ہیں جن کی بنیاد پر ساری نظم بنی ہے۔ مہدی نظمی کا یہ فیصلہ کتنا ضرورتِ وقت کے مطابق کتنا مفید ہے اور پھر خاص کر ہمارے دیش کی موجود حالت کے مطابق، ہمارا دیش تفرقات کا ایک مجموعہ ہے۔ کمیونلزم، کاسٹزم، پراونشلزم، لنگوازم وغیرہ کتنے ہی ازم ہمارے دیش میں چلتے ہیں۔ ان ازموں کی وجہ سے کئی دفعہ ہمارے دیش میں ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو ہر لحاظ سے دیش کے لئے باعث بدنامی ہوتے ہیں۔ ہمارے رہنما ہمیشہ ہی دیش میں یکجہتی لانے کے لئے تردّد کرتے رہتے ہیں مگر ؎ مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی، کے مصداق حالات سُدھرنے نہیں پاتے، وجہ صاف ہے کہ ہم بنیاد کا خیال نہیں کرتے۔ جڑ محفوظ رکھنے کی بجائے ہم ڈالیوں، پتّوں اور پھولوں کو پانی کے چھینٹے دیتے ہیں۔ اگر ہم جڑ کا خیال رکھیں اُسے رواداری کے پانی سے سینچیں تو یکجہتی کا باغ خود بخود ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ بنیاد یہی رواداری ہے جس کا اُپدیش ہر ایک مذہبی رہنما نے دیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم اپنے مذہبی رہنماؤں کی ہدایات کو ٹھیک رنگ میں پیش نہیں کرتے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم دیش میں مذہب کو جھگڑے کی بنا بنائیں۔ لڑائی تو ہو سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی اور بدنام ہو مذہب۔ مذہب کیوں بدنام ہوتا ہے اور مذہب سے لوگ کیوں نفرت کرنے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لگ جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں پنجاب کے مشہور شاعر میلارام وفا کا ایک شعر یاد آتا ہے:

خدا کے نام پر دست و گریباں ہیں خدا والے
وفا ہے جس قدر ذکرِ خدا خوفِ خدا کم ہے

جناب مہدی نظمی نے نذرِ نانک لکھ کر رواداری کی ایسی مثال قائم کی ہے جو، جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے ملک کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ ملک کی طرف سے یقیناً وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ الفاظ اور خیالات کو عام فہم بنانا بھی اچھے شاعر کی خوبی میں شامل ہے۔ مہدی نظمی نے دقیق مسئلوں کو سادہ زبان میں بیان کیا ہے:

آب و باد و نار و گل سے زندگی کا روپ ہے ‏ ‏ ایک ہی مہرِ حقیقت ہے جہاں بھی دھوپ ہے

کتنی سیدھی سادی بات ہے:

آ گیا اپریل چودہ سو انہتر عیسوی ‏ ‏ پردۂ ظلمت سے نکلی مسکرا کر روشنی

تاریخ بتانے میں بھی انھوں نے اپنی ادبی صلاحیت کا اظہار کر دیا ہے۔

مہدی نظمی نے دوسرے گوروؤں کی زندگی پر بھی نظمیں لکھی ہیں اور اسی رنگ کو قائم رکھا ہے۔ اُن کی یہ تصنیف ہر لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ جہاں میں شاعرِ فطرت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وہاں ہر زبان کے ادیبوں سے درخواست کرتا ہوں کہ رواداری کے مضمون پر اپنے قلم اٹھائیں۔ دیش کو اس کی ضرورت ہے ہی، مگر ایسے ادیبوں کے خیالات سے ساری دنیا فیضیاب ہو سکتی ہے۔

۲۱۔ فیروز شاہ روڈ۔ نئی دہلی

۱۰ اگست ۱۹۶۸ء

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پروفیسر ہربنش چندر محلوالہ

اُردو کے کئی قدیم شاعروں نے پریوں، جنوں، شہزادیوں اور شہزادوں کی طویل عشقیہ کہانیاں ضرور نظم کی ہیں جن میں میر حسن کی مثنوی "سحر البیان" اور پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی "گلزارِ نسیم" کو خاص اہمیت حاصل ہے لیکن کسی مستند شخصیت کی سیرت اور سوانح نظم کرنے کی جو کوششیں بھی کی گئیں وہ کامیاب نہیں ہوئیں اور ادب میں اپنا کوئی مقام نہیں بنا سکیں اس اعتبار سے بہاری نظمی کی طویل نظم "نذرِ نانک" منفرد حیثیت رکھتی ہے اور اس بات کے باوجود کہ اس طرح کی نظموں میں پہل کا امتیاز انھیں حاصل نہیں ہے مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ اردو کے کلاسیکل ادب میں نذرِ نانک پہلی نظم ہے جو اپنا مخصوص مقام رکھتی ہے اور اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو کسی ادبی تخلیق کو جاوداں بناتی ہیں۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

"نذرِ نانک" ستگورو نانک دیوجی مہاراج کی مکمل منظوم سوانح حیات ہے جس کا ماخذ مستند تاریخی اور سکھ دھرم سے متعلق معروف کتب ہیں۔ اس نظم کی بڑی خوبی یہ ہے کہ شاعر کی عقیدت تاریخ پر یا تاریخ عقیدت پر غالب نہیں۔ شردھا، تاریخ اور تحقیق کا اتنا خوبصورت امتزاج اردو تو کیا دنیا کی دیگر ممتاز زبانوں کے ادب میں بھی مشکل ہی سے مل سکتا ہے۔ نذرِ نانک میں شاعر نے تاریخ نویسی کے جدید اور ترقی پسندانہ اصولوں کی پوری پابندی کی ہے اور اس پابندی کے باوجود شردھا، عقیدت اور ارادت میں کوئی کمی آنے نہیں دی۔ اس اعتبار سے بھی یہ نظم کلاسیکل ادب میں ایک شاہکار ہے۔

اس نظم کی دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی بھی مقام پر شاعر کی قدرتِ کلام میں کمی محسوس نہیں ہوتی۔ پوری نظم جو کئی سو اشعار پر مشتمل ہے اپنی روانی، سلاست، اثر آفرینی اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے ایک ڈھال ہے۔ شاعر کی قوتِ بیان کی داد دینی چاہیے کہ نظم جیسے جیسے آگے بڑھتی ہے بلند سے بلندتر ہوتی چلی جاتی ہے اور ذرہ برابر بھی اس میں گراوٹ نہیں آتی۔ "ہندوستان" اور بھارت درشن جیسی دو عظیم اور شاہکار نظموں میں مہدی نظمی کی جو قوتِ بیان ہے وہ نذرِ نانک میں اور زیادہ منجھی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

اختصار اور تسلسل اس نظم کی تیسری خوبی ہے۔ میں نے ایسی کوئی بھی نظم نہیں دیکھی کہ اگر ایک شعر بھی کم کر دیا جائے تو سلسلہ نظم ٹوٹ جاتے جوش ملیح آبادی، سردار جعفری اور دیگر نظم گو شاعروں کی مختصر نظمیں مزید مختصر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی جاسکتی ہیں اور ان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، لیکن حیرت ہوتی ہے کہ نذرِ نانک اتنی طویل نظم ہونے کے باوجود کہیں مختصر نہیں کی جاسکتی اور ایک شعر بھی کم نہیں کیا جاسکتا۔

میرے نقطۂ نگاہ سے اس نظم کی چوتھی خوبی مگر سب سے بڑی یہ ہے کہ مذہبی تعلیمات اور فلسفہ بالخصوص وحدت الوجود کا مشکل ترین نظریہ شعر کی لذّت و کشش کی بنا پر ایک عام قاری یا سامع کے بھی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور خشک سے خشک عنوان بھی لذّت آفریں بن جاتا ہے۔

نظم کی ابتدا پندرھویں صدی عیسوی کے ان حالات سے ہوتی ہے جو ستگورو نانک دیوجی مہاراج کے اوتار لینے سے پہلے ہندوستان میں پائے جاتے تھے۔ اس وقت کے ہندوستان کی تصویرکشی صرف تیس اشعار میں کی گئی ہے اور شاید ملک کے ممتاز مورخ بھی اس سے بہتر اور جامع تصویرکشی نہیں کر سکتے جس فنکارانہ محنت و مہارت سے مہدی نظمی نے یہ تصویر بنائی ہے اس کے چند خطوط ملاحظہ فرمائیے:

جھومتے تھے ظلم کے بادل بھری برسات تھی
کانپتا تھا دل ٹھٹھرن سے کہ ٹھنڈی رات تھی
آدمی کا دل ملال و رنج سے معمور تھا
زندہ تھا انسان لیکن زندگی سے دور تھا
ننگے سر تھا آدمی، تاجِ شرف ٹھوکر میں تھا
دل تھا حق کا گھر، مگر ابلیس حق کے گھر میں تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تھی خلش کانٹوں میں، لیکن پھول میں خوشبو نہ تھی
آدمی کی صورتیں تھیں، آدمی کی خو نہ تھی

ولادت، نام، جنم پتری سے متعلق واقعات بیان کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے:

زائچہ کہتا تھا بچہ ایشور کا رُوپ ہے
جوہرِ مطلق کے سورج کی سُنہری دُھوپ ہے

مویشی چرانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر کیا خوب کہا ہے:

عالم کثرت میں وحدت کی کرن کو دیکھ کر
پنکھڑی میں پھول کی سارے چمن کو دیکھ کر
وہ پکارا تُو ہی تُو ہے، ماسوا کوئی نہیں
اے خدا کوئی نہیں ہے، اے خدا کوئی نہیں
پھول میں تُو، خار میں تُو، بحر میں تُو، بر میں تُو
سم میں تُو، تریاق میں تُو، مے میں تُو ساغر میں تُو
نور میں، ظلمت میں، دن میں، شب میں، مہر و ماہ میں
تیرا ہی جلوہ ہے دنیا بھر کی جلوہ گاہ میں
آب و باد و خاک و گِل سے زندگی کا رُوپ ہے
ایک ہی مہرِ حقیقت ہے جہاں بھی دُھوپ ہے

ہر دوار میں سورج پر جل چڑھانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اسی تخیل کو پھر دُہرایا گیا ہے لیکن کتنے اچھوتے انداز سے:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

انجم و سیّارہ و ماہ و آفتاب و کہکشاں
ابر و برق و باد، برگ و گل، زمین و آسماں
بحر و بر، دشت و بیاباں، رہگزار و کوہسار
دھوپ چھاؤں، نور و ظلمت، روز و شب، لیل و نہار
مور و مار و ماہی و حیوان و جان و انس و حور
ساز و آواز و ترنّم، نطق و احساس و شعور
یہ زمان و وقت، یہ ظرفِ مکاں، یہ کائنات
یہ اجل کی تیز رَو کے ساتھ امواجِ حیات
ذرہ ہائے خاک میں یہ اجتماعِ نور و نار
کتنے سورج اوس کی اک بُوند میں ہیں شعلہ بار
مخفی و ظاہر ہر اک شے رُوپ ہے بھگوان کا
ہے پرستش صرف واجب کی شرف انسان کا

واقعہ نگاری میں مہدی نظمی کو معراجِ کمال حاصل ہے۔ بھائی لالو کی روٹیوں سے شیر اور دیوان بھاگو کی پوریوں سے خون نکلنے کا واقعہ نظم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دیوان بھاگو نے ستگورو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

مجھ کو دکھلا دے تو میں بھی مان لوں روشن ضمیر
میرے کھانے میں لہو، چنڈال کے کھانے میں شیر

سُن کے نانک نے کہا، کرتا رہے میرا کفیل
میں کبھی کرتا نہیں دعویٰ زباں سے بے دلیل
میں دِکھاتا ہوں بنامِ عظمتِ ربِّ قدیر
تیرے کھانے میں لہو، چنڈال کے کھانے میں شیر
بے گُنہ کے سر کوئی بہتان تھُپ سکتا نہیں
خونِ ناحق کوئی بھی صورت ہو چُھپ سکتا نہیں
بھاگو اور لالو کی لے کر پوریاں اور روٹیاں
بند کر کے اُنگلیاں بھینچیں جو دونوں مُٹھّیاں
دیکھنے والوں نے دیکھی صورتِ معجز نگار
دودھ نکلا ایک سے اور دوسری سے خوں کی دھار
پوریوں سے خون جو نکلا تو بھاگو ڈر گیا
چُلّو بھر پانی میں ڈُوبا شرم سے مر مر گیا
سامنے نانک کے توبہ کی خدا سے ڈر گیا
ایک بھاگو جی گیا اور ایک بھاگو مر گیا

صوفی شرف شاہ سے ست گورو کی گفتگو ملاحظہ فرمایئے:

زیبِ تن میں نے کیا ہے خرقۂ عشقِ الٰہ
پاؤں میں موزے وفا کے سر پہ ہے سچ کی کُلاہ
تکمۂ توحید ہے میری قبائے عشق میں
میں نے ڈھانپا ہے بدن اپنا ردائے عشق میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طوالت کے ڈر سے میں مزید اشعار پیش نہیں کر رہا، قومی یکجہتی، تہذیبی ہم آہنگی اور وطن کے اتحاد کو بھی شاعر نے پوری نظم میں شعوری طور پر ملحوظ رکھا ہے. چنانچہ آسام کی بستی کامروپ کی جادوگر رانی سے گفتگو کرتے ہوئے ستگورو نانک کی زبانی کہلوایا گیا ہے:

بولے میرے ظاہر و باطن کا یکساں بھیس ہے
ایک ہے بھارت تو یہ بستی بھی میرا دیس ہے

اسی طرح ایک اور مقام پر مہدی نظمی کہتے ہیں:

تبت و نیفا کی اونچی چوٹیاں، وہ برف زار
ہر نظارہ شاہکارِ قدرتِ پروردگار
کب بنائی ہے یہ دھرتی بَیر کرنے کے لئے
آدمی کو دی ہیں آنکھیں سَیر کرنے کے لئے
اپنی دھرتی پیار کی دھرتی ہے، دیتی ہے پیام
با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام
پٹنہ و کاشی و پوری وادیٔ کشمیر میں
شہر دہلی پرتھوی راجاؤں کی جاگیر میں
اس نے یہ کہہ کر مساوات و اخوتِ عام کی
نام دو ہیں، ذات واحد ہے رحیم و رام کی

مہدی نظمی نے یہ نظم ستگورو نانک دیو جی مہاراج کی پانچسو سالہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یادگار کے سلسلے میں لکھی ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کی جانب سے نذرانۂ عقیدت کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ بہت ہی گراں مایہ اور خوبصورت نذرانہ ہے۔

بگّی موہری۔غازی آباد

ماخوذ از روزنامہ "پرتاپ" نئی دہلی

مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۶۸ء

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میری زندگی

میرے مورثِ اعلیٰ سبزوار ایران سے ہندوستان آئے۔ ضلع رائے بریلی کے قصبہ نصیر آباد میں متمکن ہوئے۔ نواب آصف الدولہ کے عہد میں لکھنؤ بلائے گئے اور مسندِ قضا پر فائز ہوئے۔ سید دلدار علی (غفرانماب) مرحوم نے لکھنؤ میں مسندِ اجتہاد بچھائی اور اس رعایت سے ہمارا گھرانہ "خاندانِ اجتہاد" کہا گیا۔

میرا سلسلۂ نسب ۳۷ ویں پشت میں امام علی نقی علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔

میرے دادا سید فرزند حسین صاحب ذاخر دعبلِ ہند کے لقب سے معروف ہیں۔ وہ میر ضامن علی جلال، آرزو، صفی اور عزیز مرحوم کے ہم عصر تھے۔ انھوں نے کئی ہزار غزلیں، کئی سو مراثی اور کئی ہزار نوحے نظم

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہے۔ نوحہ گوئی میں انھیں وہی مرتبہ حاصل ہے جو مرثیہ گوئی میں میر انیس مرحوم کو۔

مولانا سید اولاد حسین صاحب عرف للّن صاحب شاعر مرحوم میرے والد تھے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں وہ دربار رام پور سے وابستہ ہوئے اور جنت مکان نواب حامد علی خاں مرحوم نے انھیں لسان الواعظین کا خطاب دیا۔ یکم جون سنہ ۱۹۴۱ء کو انھوں نے رامپور کی ملازمت وسکونت ترک کردی اور ہم پھر لکھنؤ آ گئے۔

وہاں میں بن کے ذوالقرنینِ اعظم پھر اپنے بوریے پر آ گئے ہم

والد مرحوم شاعر تھے، ادیب تھے، صحافی تھے، خطیب وواعظ تھے۔ جفر، رمل، ہیئت ونجوم، فلسفہ ومنطق، حدیث وفقہ ان کے خصوصی موضوعات تھے۔ بالخصوص تاریخ عالم، ہندوستان کی تاریخ کا انھوں نے تحقیقی مطالعہ کیا تھا اور قومی تاریخ کے ہر دور پر انھیں کامل عبور حاصل تھا۔

شمس العلماء مولانا سید سبطِ حسن صاحب مرحوم میرے دادا سید فرزند حسین صاحب ذاخر کے بھائی اور میرے دادا تھے۔ عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین صاحب عرف کبن صاحب مرحوم میرے والد کے حقیقی خالہ زاد بھائی اور میرے چچا تھے۔ حسینی شاعر سید ظفر عباس نقشل میرے حقیقی چچا ہیں۔ میری والدہ کا نام رضیہ بیگم تھا۔ میرے نانا آغا علی محمد مرحوم مجتہد وعالم تھے اور لکھنؤ کے ممتاز فقہاء اور معروف ذاکرین میں شمار ہوتے تھے۔

۲۳ راپریل سنہ ۱۹۲۳ء کو لکھنؤ میں میری ولادت ہوئی۔ ماسٹر بہرونشاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سکسینہ نے مجھے ابتدا سے دسویں درجے تک پڑھایا اور میں نے حامد ہائی اسکول رامپور سے انٹرنس پاس کیا ماسٹر ہر پرشاد صاحب نصاب کے ساتھ مجھے دوسرے علوم کی تعلیم بھی دیتے رہے۔ جب میں آٹھویں درجے میں تھا تو وہ مجھے انگریزی اخبار پڑھاتے تھے اور ہر دن کا اخبار ہی میری کتاب بن جاتا۔ صبح کے وقت وہ مجھے اپنے ساتھ سیر کے لئے لے جاتے اور راستے میں کسی بھی عنوان پر گفتگو شروع کر دیتے۔ جب ہم سیر سے واپس ہوتے تو پھر میں ماسٹر صاحب کی گفتگو کو دہراتا۔ اس طرح میں مختلف علوم کی تعلیم حاصل کرتا رہا۔

رات کو میں اپنے والدِ مرحوم کے ساتھ بیٹھتا وہ اپنی گفتگو میں کوئی علمی عنوان چھیڑ دیتے۔ ان کی گفتگو ان کے دوستوں کے درمیان ہوتی یا نواب سید رضا علی خاں مرحوم کی محفل میں، میں جب ساری گفتگو سن لیتا تو والدِ مرحوم دوسرے دن پوچھتے کہ میں نے کیا سمجھا۔ اس طرح یہ میرا دوسرا مدرسہ تھا۔

پھر میں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ لے لیا۔ یہاں جناب ظہیر الدین علوی سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ جو اس زمانے میں عثمانیہ ہوسٹل (ایس ایس ہال) کے وارڈن تھے۔ انہی کی ترغیب پر میں نے جامعہ اردو آگرہ کے امتحانات دیئے۔ یہ امتحانات نئے نئے شروع ہوئے تھے۔ ادیب ماہر اور ادیب کامل کے امتحانات میں نے امتیازی نمبروں سے پاس کئے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پہلے میں نے انٹر سائنس کیا پھر بی اے میں ہسٹری، پولیٹیکل سائنس اور فارسی لے لی۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

پروفیسر ہادی حسین مرحوم میرے گارجین تھے۔ اُن کے پاس روزانہ جانا پڑتا۔ مرحوم ازراہِ شفقت جب مجھ سے مخاطب ہوتے تو کوئی نہ کوئی علمی بحث چھیڑ دیتے اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ میں علم کے دریا بہا دیتے۔ اس طرح میں ان سے بھی مختلف علوم پر بحث کرنے کا عادی ہوتا گیا اور میری معلومات کا دائرہ بڑھنے لگا۔

پھر میں لاہور گیا اور وائی۔ ایم سی۔ اے کے پروفیسر جوشا یا نے مجھے پڑھایا۔ اسی زمانے میں جب میرے والد نے رامپور کی ملازمت و سکونت ترک کر دی تو میں لاہور میں اپنا سلسلہ تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور مجھے لکھنؤ آنا پڑا۔ یہاں جدوجہد کی وہ زندگی شروع ہوئی جو آج تک جاری ہے۔

رامپور میں راز یزدانی مرحوم میرے والد کے شاگرد تھے اور بڑے اچھے صحافیوں میں شمار ہوتے تھے۔ لاہور کے کئی روزناموں میں لکھتے تھے خالد خاں مرحوم رامپور کے روزانہ اخبار ناظم کے ایڈیٹر تھے اور میرے والد کے اچھے دوست تھے۔ ۱۹۳۸ء میں ان کے اصرار سے میں نے رامپور کے رسالوں اور اخباروں کے لئے مضمون لکھنا شروع کئے۔ میرا سب سے پہلا مضمون رامپور کے ایک ماہنامہ صنعت و حرفت میں شائع ہوا۔ جب میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تھا تو وہاں سے بھی میں نے ایک ادبی ماہنامہ "انیس" جاری کیا تھا۔ اس وقت میرا تخلص ماہر تھا اور میں ماہر علیگ کے نام سے اس رسالے کی ادارت کرتا تھا۔ جب علی گڑھ چھوٹا تو یہ رسالہ بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بند ہوگیا۔

لکھنؤ میں جہاں کسب معاش کے لئے مختلف کام کئے۔ سڑکوں پر اخبار بیچنے سے لے کر ٹرانسپورٹ کی سروس تک وہاں میں نے لکھنؤ ہی سے ایک ماہنامہ "راہی" اور ایک روزانہ اخبار "سیارہ" بھی نکالا۔ لکھنؤ کے کئی اخباروں میں تھوڑے تھوڑے وقت کام کرتا رہا۔ پھر لکھنؤ سے کلکتہ چلا گیا اور روزانہ "ہند" میں ملازم ہوگیا۔ ملک کی آزادی کے بعد ستمبر ۱۹۴۹ء میں مجھے اپنی بہن صفدری بیگم مرحومہ کی علالت کے سلسلے میں رامپور آنا پڑا۔ یہاں میں نے روزانہ "آغاز" اور روزانہ "ناظم" کی ادارت کی ہفتہ وار "چٹان" ہفتہ وار "تعمیر" اور کئی ہفتہ وار اخبار بھی جاری کئے اور بالآخر روزانہ اخبار "جمہور" کی ابتدا ہوئی جو رامپور میں میری ہنگاموں سے معمور زندگی کی ایک تاریخ بن گیا۔

سنہ ۱۹۵۴ء میں رامپور سے جب میں دہلی آیا تو یہاں روزانہ "نئی دنیا" میں بحیثیت ایڈیٹر انچارج ملازم ہوا۔ اس زمانے میں روزانہ "پیام وطن" نکلا تو میں اس سے وابستہ ہوگیا۔ اس کی لوح پر بحیثیت ایڈیٹر میرا نام بھی شائع ہوا۔ ۱۹۵۶ء میں نقیب الاولیاء جناب محترم صاحبزادہ محمد مستحسن صاحب فاروقی میرے مربی بنے اور میں "پیام مشرق" نیز ماہنامہ "آستانہ" سے وابستہ ہوگیا ۱۵ اگست سنہ ۱۹۶۵ء سے میں نے اپنے غریب دوستوں، محنت کشوں اور ورکنگ جرنلسٹ کے تعاون سے روزانہ "عوام" محض اپنی محنت کے بل پر جاری کیا جو تقریباً ڈیڑھ سال تک جاری رہا لیکن محنت کا یہ تجربہ میری

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زندگی کا بہت ہی سخت اور بہت ہی صبر آزما تجربہ ثابت ہوا۔

۱۶ رجون ۱۹۶۰ء کو میں مکانات کی قلت کے سبب غازی آباد آیا۔ یہاں کرائے کے ایک چھوٹے سے مکان میں مقیم ہو گیا اور اب بھی اسی مکان میں مقیم ہوں۔ غازی آباد میں مجھے بڑے ہی عزیز دوست ملے۔ بڑے سچے، بڑے مخلص، بڑے ہمدرد، ان دوستوں کی غازی آباد میں ایک انجمن بن گئی اور اس انجمن نے جس کی بنیاد دوستی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر مبنی تھی ادبی محفلیں شروع کر دیں ہر مذہب اور ہر فرقے کے تہوار بھی مشترکہ طور پر منائے جانے لگے۔ یہ ادبی محفلیں چونکہ سنیچر کی شام کو ہوا کرتی تھیں اور ان میں ہندی، پنجابی اور اردو کے ادیب و شاعر شرکت کرتے تھے اس رعایت سے میرے عزیز دوست جناب رامیشورم اوپادھیائے جو ہندی کے معروف طنز نگار ہیں ان ادبی محفلوں کو شام سنیچر کہنے لگے اور یہی نام رواج پا گیا۔ شام سنیچر کی ترکیب اگرچہ اردو کے ادبی حلقوں کو گراں گزرتی رہی لیکن دوستوں کی اس انجمن کا حقیقی مقصد اسی ترکیب کے اندر پنہاں تھا اس لئے بعض حلقوں کی مخالفت کے باوجود شام سنیچر کا نام زبان زد خاص و عام ہو گیا۔ اس انجمن میں کوئی صدر نہیں ہے، کوئی سکریٹری نہیں ہے، کوئی عہدیدار نہیں ہے، کوئی ممبر شپ نہیں ہے اور کوئی چندہ بھی نہیں ہے۔ اس کی بنیاد محض دوستی، خلوص اور جذباتی ہم آہنگی پر قائم ہے۔ شام سنیچر کے دوست ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی میں اس طرح شریک ہوتے ہیں جیسے وہ ان کے گھر کی خوشی یا ان کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گھر کا غم ہے۔ عورتیں عورتوں سے، بچے بچوں سے، مرد مردوں سے یوں ملتے ہیں جیسے سب ایک ہی گھرانے کے افراد ہیں۔ میری طویل نظم "ہندوستان" اور بھارت درشن کی ابتدا انہی ادبی محفلوں سے ہوئی اور پھر میں نے ستگورو نانک دیو جی مہاراج کی مکمل سوانح عمری "نذرِ نانک" کے زیرِ عنوان نظم کی جو آپ کے سامنے ہے۔ اس نظم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ذہنی ہم آہنگی پیدا ہو، اور رواداریاں جنم لیں۔ میں اس نظم کو ستگورو کے پانچ سو سالہ جنم دن کے سلسلے میں ہونے والی تقاریب کے موقع پر ہندوستانی مسلمانوں کی جانب سے ایک نذرِ عقیدت کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔ یہ تینوں نظمیں بہرحال جن احباب کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے مکمل ہوئیں ان میں ہندی کے معروف افسانہ نگار جناب سدرشن کمار چیتن، غازی آباد کے سماجی و سیاسی رہنما جناب من موہن دید، جناب اوم پرکاش متل، جناب مہتہ، جناب رویندر بھان دھاتا، جناب اوم پرکاش آزاد بھادلپوری، جناب عشرت کرتپوری، جناب شمس غازی آبادی، جناب شیو لال تنیجہ، جناب کرشن لال متر، مقامی کانگریس کے ممتاز رہنما جناب سورج بھان گرگ اور جناب رامیشور دم اپادھیائے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں لیکن ان دوستوں کے شدید اصرار کے باوجود شاید میں یہ نظمیں مکمل نہ کر سکتا اگر میری اہلیہ ہاشمیہ بیگم اور میرے عزیز دوست شری ہریش چندر مہلوالہ جو حقیقی بھائی جیسی محبت کرتے ہیں ان نظموں کو مجھ سے مکمل کرا لینے کا تہیہ نہ کر لیتے۔ ہاشمیہ بیگم خود شاعر ہیں اور شمس العلماء سید سبط حسن صاحب مرحوم کے حقیقی بھائی سید کاظم حسین کاظمی مرحوم کی صاحبزادی ہیں جن کا شمار لکھنؤ کے اساتذہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

میں ہوتا ہے۔ جناب ہرنش چند رمحلوالہ اگرچہ سناتن دھرم کالج غازی آباد میں اکانومکس پڑھاتے ہیں لیکن ان کے مطالعے کی کوئی حد نہیں ہے۔ انگریزی، ہندی، فارسی اور اُردو ادب پران کی گہری نظر ہے اور وہ اپنے سینے میں علم کی بے شمار دولت کا ذخیرہ رکھتے ہیں۔ وہ جتنے سخت ناقد ہیں اُتنے ہی سخن فہم بھی، یہ نظمیں میں نے اپنی زندگی کے جس دَور میں مکمل کی ہیں وہ دَور میرے لئے بہت ہی سخت ہے لیکن ہاشمیہ بیگم نے اپنے استقلال، اپنی سلیقہ مندی اور اپنی بلند حوصلگی سے مجھے سہارے دیئے اور جناب محلوالہ نے میری ہمت پست نہ ہونے دی۔

وسیع النظر، وسیع القلب رہنما اور علم و ادب کے پیکر گیانی گورمکھ سنگھ مسافر ممبر پارلیمنٹ، جموں وکشمیر کے سابق وزیراعظم بخشی غلام محمد ممبر پارلیمنٹ، راجیہ سبھا کے ممبر جناب مصطفےٰ رشید شیروانی، اردو کے ممتاز ادیب وشاعر اور کانگرس کے بزرگ رہنما علامہ گوپی ناتھ امن، دتی میٹرو پولیٹن کونسل کے سابق چیف ایگزیکٹیو کونسلر، دتی پردیش کانگرس کمیٹی کے سابق صدر اور جنگِ آزادی کے بیباک و بے جگر مجاہد میر مشتاق احمد جو ملک کے ممتاز صحافی بھی ہیں، درحقیقت وہ لوگ ہیں جو میرے کردار اور میری شخصیت کی تعمیر میں شریک رہے ہیں۔ ان کو میں نے دیکھا ہے، ان کے ساتھ میں نے کام کیا ہے، ان کو میں نے پڑھا بھی ہے گنا بھی ہے اور مجھے ان لوگوں کا معنوی شاگرد کہنے اور بننے میں ایک فخر محسوس ہوتا ہے۔

عالیجناب کنور مہندر سنگھ بیدی سحر مجموعۂ اوصاف وپیکر محاسن ہیں کہ وہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس بیدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس میں سنگورو نانک دیو مہاراج نے اوتار لیا۔ ہو سکتا ہے کہ دنیا میں اور بھی بہت سے لوگ ہوں جن میں وہی صفات ہوں جو کنور صاحب میں ہیں، لیکن اچھی صفات اگر ظہور میں نہ آئیں تو ان کا حامل اچھا اور نیک انسان تو ہو سکتا ہے لیکن انسانی برادری کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ کنور صاحب وہ شخصیت ہیں کہ ان کی ہر اعلیٰ صفت ظہور میں آئی ہے اور میرے لیئے مقامِ شکر ہے کہ اُن کا دامنِ کرم میرے سر پہ بھی سایہ فگن ہے اور انھوں نے ایک مخلص دوست اور ایک بزرگ بھائی کی طرح میرا بازو اس زور سے تھاما ہے کہ زندگی کی دوڑ میں اگر میں ٹھوکر بھی کھاؤں تو وہ شاید مجھے گرنے نہ دیں گے۔

محبِّ وطن منفرد صنعت کار جناب امیر علی رحمتہ اللہ، معروف و ممتاز دانشور جناب اشرف علی سہار، محترمہ فاطمہ اشرف علی صاحبہ، میرے عزیز و رفیق جناب سید عسکری رضوی اور جناب اے۔ اے کاظمی جو کوڈک لمیٹڈ میں اعلیٰ منصب پر فائز ہیں، میرے لئے عزم و ہمت کا سرچشمہ بن گئے ہیں۔ اللہ اپنی محبت خلوص اور تعاون سے میری شخصیت اور زندگی کی تعمیر میں منہمک ہیں۔ محبت کی ادائیگی محبت سے ہوتی ہے۔ شکریے کا لفظ اس محبت کو احاطہ کرنے کے لئے ناکافی ہے جو ان حضرات نے میرے لئے اپنے دل کے گوشوں میں پیدا کر رکھی ہے ——!

محمد لئیق شروانی بہت ہی صالح اور لائق و لئیق نوجوان ہیں۔ بڑے ہی اچھے دوست ہیں۔ یہ اُن کا اخلاص و محبت ہے کہ میری ادبی کاوشوں کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طباعت میں وہ میرے معاون و مددگار بنتے ہیں۔ خود غرضیوں کے اس دور میں بے غرض دوست ملیں تو یہ ایک نعمت ہے اور میں شکر کرتا ہوں کہ مجھے بے غرض اور بے لوث دوست ملے اور کثرت سے ملے۔

بہر حال زندگی نہ جانے کتنے دھاروں میں بہی ہے، کن کن ساحلوں سے ٹکرائی ہے، کہاں کہاں ڈوبی ہے، کہاں اُبھری ہے۔ یہ ایک طویل داستان ہے اور اب میں نے خود بھی اس داستان کے بہت سے باب اپنے ذہن سے محو کر دیئے ہیں۔

نذرِ نانک میری ایک برس کی لگاتار کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ فنّی اعتبار سے یہ نظم کیا حیثیت رکھتی ہے لیکن قومی یکجہتی میری زندگی کا ایک مقصد ہے اور میں نے اس نظم میں بھی اپنے مقصد کو پیشِ نگاہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اہلِ علم ہی بتا سکتے ہیں کہ میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہو سکا۔

عقیدت و ارادت کا یہ نذرانہ میں ستگورو نانک دیو مہاراج کی بلند بارگاہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میرے وطن میں چراغ سے چراغ جلیں گے اور روشنی پھیلتی ہی جائیگی۔

نیاز مند

مہادی نظمی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پندرھویں صدی

اے خدا میرے قلم کو قدرتِ تحریر دے
حُسن دے طرزِ بیاں کو، نظم کو تاثیر دے

نذر دینا ہے عقیدت پیشوائے ہند کو
نظم کرنا ہے جمالِ رہنمائے ہند کو

رہنما جس نے دکھایا راستہ توحید کا
جس کو حاصل ہے شرف تہذیب کی تجدید کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خضرِ منزل جو بنا ظلمات کی ہر راہ میں
جس نے پایا ایک جلوہ رام اور اللہ میں
وہ ہوا جس دور میں ظاہر، وہ تھا دورِ سیاہ
جب تھے ہندو اور مسلماں مُلک میں گُم کردہ راہ
جب تھی تازہ خون کی بارش چمن میں ہر طرف
جب اندھیرا ہی اندھیرا تھا وطن میں ہر طرف
جھومتے تھے ظلم کے بادل، بھری برسات تھی
کانپتا تھا عدل ٹھٹھرن سے کہ ٹھنڈی رات تھی
وہم کے پردے پڑے تھے آدمی کی آنکھ پر
شرک نے ڈالا تھا جالا آگہی کی آنکھ پر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دھرم حیلہ بن گیا تھا ظلم کرنے کے لئے
آدمی کا سر تھا سیلِ غم گزرنے کے لئے

تھے عوام النّاس زنجیرِ توہم میں اسیر
دولت و منصب کے بھاؤ بکتی تھی جنسِ ضمیر

مُنصفی و عدل کے بازار میں گرمی نہ تھی
حاکموں کے دل تھے پتّھر، رحم کی نرمی نہ تھی

قلّتِ ہر چیز تھی، افلاس تھا، ادبار تھا
حرص کی سوداگری تھی، ظلم کا بازار تھا

لُوٹ بھی، غارت گری بھی، یاس بھی، صدمات بھی
جنگ بھی، حملے بھی، شر بھی، فتنے بھی، آفات بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک مذہب دوسرے سے برسرِ پیکار تھا
وہ تعصب تھا بشر سے، خود بشر بیزار تھا

ہجر و حرماں، یاس و ناکامی کا مارا آدمی
ڈھونڈتا پھرتا تھا اور ملتی نہ تھی آسودگی

آدمی کا دل ملال و رنج سے معمور تھا
زندہ تھا انسان، لیکن زندگی سے دور تھا

نعرۂ تکبیر میں ملتا نہ تھا سوز و گداز
مسجدیں آباد تھیں، بے کیف تھی لیکن نماز

بندگی تقوے سے ہے تقوے سے خالی تھا سماج
تھی عبادت جس طرح تہذیب کے دیگر رواج

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جوگ کب تھا نفسِ امّارہ کی زاری کے لئے
بُت گرے دو کانداری تھے پُجاری کے لئے
ایشور ذہنِ بشر میں اِک خیالی نام تھا
آدمی ڈرتا نہ تھا رب سے کہ خالی نام تھا
ننگے سر تھا آدمی تاجِ شرف ٹھوکر میں تھا
دل تھا حق کا گھر مگر ابلیس حق کے گھر میں تھا
ہر طرف کُچلا ہوا تھا آدمی، تھی چھُوت چھات
ہر طرف تھا جاتیوں کا بھید بھاؤ، ذات پات
بُلبلیں تھیں پَر شکستہ پنجۂ صیّاد میں
نوحہ گر تھی زندگانی، لَے نہ تھی فریاد میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بے تعلّق اہلِ زر تھے مُلک کی بہبُود سے
مفلسوں کو لُوٹ لیتے تھے مہاجن سُود سے
آفتابِ زندگی در پردۂ ظلمات تھا
روشنی نا پید تھی ، دن بھی اندھیری رات تھا
تھی خلش کانٹوں میں لیکن پھُول میں خوشبو نہ تھی
آدمی کی صُورتیں تھیں، آدمی کی خُو نہ تھی
تھی زمیں نالاں فسادِ ظلمِ نو ایجاد سے
کانپتا تھا دل فلک کا خاک کی فریاد سے
تھی نہ کوئی عزّت و توقیر ناری کے لئے
تھی جوانی عورتوں کی شب گزاری کے لئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بے وفا دنیا تھی، جیون میں کوئی راحت نہ تھی
زر کی قیمت تھی، مگر انسان کی قیمت نہ تھی

راہِ باطل پر بشر کی رہنما تھی گُمرہی
بسترِ غفلت پہ سویا تھا دماغِ آدمی

بن رہے تھے منصوبے نقضِ امن کی ترغیب کے
دیر سے تھے بند سارے مدرسے تہذیب کے

احتیاجِ زندگی تھی جُستجوئے روشنی
آدمی کی اپنی فطرت ڈھونڈتی تھی آگہی

رات کا دن سے بدل جانا ہے معمولِ حیات
خیر کی طاقت ہے دائم، شر کی طاقت بے ثبات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قدرتاً پھیلی ضیائے آفتابِ صبحِ نو
زندگی نے دی نویدِ انقلابِ صبحِ نو
آگیا اپریل چودہ سو انہتر عیسوی
پردۂ ظلمت سے نکلی مسکرا کر روشنی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طلوعِ مہر

ترپتا دیوی کے شکم سے راہبر پیدا ہوا
رات کے پچھلے پہر مہرِ سحر پیدا ہوا
سادھوؤں نے یوں دیکھی تلونڈی پہ بارش نور کی
جیسے لَو لہرا کے بھڑکی ہو چراغِ طور کی
مہتہ کالو رائے بیدی کا مکاں روشن ہوا
پھر طلوعِ مہر مشرق سے جہاں روشن ہوا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دولتاں دائی نے دیکھی شکل جب مولود کی
برگزیدہ رُوح کی صورت لبوں پر تھی ہنسی

ضَوفگن تھی شمعِ حق نوزائیدہ کے رُوپ میں
آئینے کی چھائیاں پڑتی ہیں جیسے دھُوپ میں

حُسنِ صورت جس نے بھی دیکھا، وہ پروانہ ہوا
نورِ سے مولود کے روشن زچہ خانہ ہوا

دولتاں دائی نے تعظیماً کیا جُھک کر سلام
راہرو پر لازمی ہے راہبر کا احترام

سب سے پہلے معتقد جس کی ہوئی وہ دولتاں
مسلمہ تھی اور صادق اپنے دیں میں بے گماں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منعکس تھا موہنی صورت میں جلوہ طُور کا
چودھویں کے چاند پر ہالا ہو جیسے نُور کا

خاکِ تلونڈی پہ اُتری روشنی آکاش سے
جگمگا اُٹھا اندھیرا رات کا پرکاش سے

مہرِ عرفاں کی ضیا چشمِ بصیرت تک گئی
ست کے سورج کی کرن کیلاش پربت تک گئی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جنم پتری

جب جنم پتری بنا کر دیکھی سیّاروں کی چال
گر پڑا سجدے میں تعظیماً نجومی ہر دیال

زائچہ کہتا تھا بچّہ ایشور کا روپ ہے
جو ہر مطلق کے سورج کی سنہری دھوپ ہے

زندگی میں جو دکھائے گا بشر کو راہِ نیک
جو بنائے گا قلوبِ ہندو و مسلم کو ایک

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ گورو ہے، نام بھی اِس کا مُبارک نام ہے
اِیشور نے خود جو رکھا ہے وہ "نانک" نام ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بچپن اور تعلیم

جب سے آئے گھر میں مہتہ کے وہ پائے یمنت
مل گئی سنسار کے سارے غموں سے عافیت
خیر و برکت، راحت و آرام و خوش حالی ملی
منصب و اعزاز پایا فارغ البالی ملی
پانچویں منزل سے گزرا عمر کا جب کارواں
مدرسے بھیجا گیا وہ حسبِ دستورِ جہاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پاٹھ شالے میں سبق لینے کو جب پہلے پہل
سامنے بیٹھا گورو کے پیکرِ حُسنِ عمل
برہمن گوپال پانڈے نے فضیلت کے لئے
نام دیوی کا لکھا تختی پہ رحمت کے لئے
دیکھ کر شاگرد نے لکھا ہوا دیوی کا نام
یہ کہا اُستاد سے، معصوم ہونٹوں سے کلام
کون ہے یہ؟ آپ نے لکھا ہے کس دیوی کا نام
کیا اسی کے ہاتھ سے سنسار کا چلتا ہے کام
نام رحمت کے لئے تختی پہ لکھنا ہے اگر
نام اس کا لکھ کہ جو ہے خالقِ شام و سحر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نام اس کا لکھ کہ جس نے کُل جہاں پیدا کیا
یہ زمیں تخلیق کی، یہ آسماں پیدا کیا
سُن کے یہ، اُستاد نے پوچھا وہ داور کون ہے؟
وہ برہم، وہ رام، وہ اللہ اکبر کون ہے؟
مُسکرا کر شِشُ یہ بولا، وہ سراپا نُور ہے
قلب میں ہے وہ عیاں، گو آنکھ سے مستُور ہے
ذرّے ذرّے میں نہاں ہے اُس کی شکتی اُس کا نُور
چشمِ بینا دیکھتی ہے غیب میں اُس کا ظہور
جب سُنی گوپال نے یہ گفتگوئے پُر اثر
گر پڑا معصُوم قدموں پر جُھکا کر اپنا سر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چُوم کر قدموں کو بولا، اے شہِ عالی دماغ
کون دکھلاتا ہے سورج کو زمانے میں چراغ
تُو گورو ہے تجھ کو اپنا شِشّ بنا سکتا ہے کون
علم دے جس کو خدا اُس کو پڑھا سکتا ہے کون
جب سُنا مہتہ نے سارا پاٹھ شالے کا بیاں
دل تھا دنیا دار پہلو میں ہوا غم سے تپاں
بے پڑھے لکھے چلے گا کام پٹواری کا کیا
زندگی گزرے گی کیوں کر دیر تک سوچا کیا
ہو کوئی صورت، منڈھے پھر بیل یہ چڑھنے لگے
باپ کو ضد تھی کہ بیٹا فارسی پڑھنے لگے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساتھ سِن کے آگہی و علم بڑھنے کے لئے

بھیجا رکن الدین کے مکتب میں پڑھنے کے لئے

جب کہا اُستاد نے لب سے الف فرمائیے

بولا یہ شاگرد معنیٔ الف سمجھائیے

سُن کے رُکن الدین یہ کہنے لگا، اے مہ جبیں

حرف اِک آواز ہے اِس کے کوئی معنی نہیں

پھر کہا شاگرد نے، اے عالمِ عالی مقام

لازمی ہے آپ سے فاضل کا سب پہ احترام

اپنی جا رکھتا ہے معنی نُکتہ نُکتہ بالیقیں

یہ نہ کہیئے، معنیٔ حرفِ الف ہوتے نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ذاتِ واجب حرفِ اوّل یعنی معبودِ حروف
خالقِ نُطق و کلام و علم و مسجودِ حروف
سُن کے رُکن الدین یہ کہنے لگا اے خوشخصال
تُو گورو ہے حق نے بخشا ہے تجھے علم و کمال
تُجھ کو حاصل ہے تلمّذ کا شرف رحمٰن سے
کس سے پڑھ سکتا ہے وہ جس نے پڑھا بھگوان سے
یہ خبر مہتہ کو جب پہنچی تو رنجیدہ ہوا
خوفِ مستقبل سے دل کچھ اور لرزیدہ ہوا
ہو گیا اپنی جگہ مایوس وہ دلبند سے
کام گھر کا کب چلے گا بے پڑھے فرزند سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کون رکھے گا ملازم، کون دے گا کام کاج
کب کسی بیکار کو اعزاز دیتا ہے سماج
اس تصوّر سے کلیجہ مُنھ کو جب آنے لگا
باپ، بیٹے کو بڑی شفقت سے سمجھانے لگا
پیکرِ علم و عمل خاموش سب سُنتا رہا
یادمیں خالق کی اپنا سر مگر دُھنتا رہا
کاروبارِ زندگی میں دل لگانے کے لئے
باپ نے کچھ گائیں دیں بن میں چرانے کے لئے
ڈھور ڈنگر روز لے کر بن میں وہ جانے لگا
باپ کی سونپی ہوئی خدمت بجا لانے لگا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کام چرواہے کا ہوتا ہے تحمّل آزما

پہلے چرواہا بنا ہے اِس لئے ہر رہنما

شفقت و نگرانی و تنظیمِ حیواں سیکھ کر

بن سکے انسان کے پھر قافلے کا راہبر

انبیا سے بھیڑیں چرواتا ہے یُوں ربِّ عظیم

تاکہ حیواں کی جبلّت کا پیمبر ہو حکیم

رُوحِ انساں کے عوارض کا سبب پہچان لے

دل کی دھڑکن دیکھ لے فطرت کی اُلجھن جان لے

رکھّے کُل مخلُوق کی بہبُود کا ہر دم خیال

تاکہ آجائے پیمبر کے عمل میں اعتدال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کام چیرواہے کا سونپا خوگرِ تسلیم کو
تا کہ سیکھے آدمی کے غول کی تنظیم کو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یادِ رب

پُرسکوں ماحول، تنہائی کا عالم، یادِ رب
"شبد" کے انوار دل میں، نامِ مالک وردِ لب
تذکرہ خالق کا بن میں اور فرمانے لگا
ایشور کی ذات میں دل غور فرمانے لگا
منظرِ حُسنِ حقیقت میں نگاہیں کھو گئیں
چشمِ باطن جب کھُلی ظاہر کی آنکھیں سو گئیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لوحِ دل پر پڑھتا تھا لکھی ہوئی آیاتِ نُور

ذرّے ذرّے میں نگاہیں دیکھتی تھیں برقِ طُور

عالمِ کثرت میں وحدت کی کرن کو دیکھ کر

پنکھڑی میں پھُول کی سارے چمن کو دیکھ کر

وہ پکارا تُو ہی تُو ہے، ماسوا کوئی نہیں

اے خدا کوئی نہیں ہے، اے خدا کوئی نہیں

پھُول میں تُو خار میں تُو، بحر میں تُو، بر میں تُو

سم میں تُو، تریاق میں تُو، مے میں تُو، ساغر میں تُو

نور میں، ظلمت میں، دن میں، شب میں، مہر و ماہ میں

تیرا ہی جلوہ ہے دنیا بھر کی جلوہ گاہ میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آب و باد و نار و گِل سے زندگی کا رُوپ ہے
ایک ہی مہرِ حقیقت ہے، جہاں بھی دُھوپ ہے

شمعِ فانوسِ ازل کی ضوفشانی دیکھ لی
دیکھنے والے نے اصلِ زندگانی دیکھ لی

آنکھ کا پردہ اُٹھا تو رازِ پوشیدہ کُھلے
ہر طلسمِ دہر کے اسرارِ نادیدہ کُھلے

آئنے میں آئنہ گر صُورتنما ضوبار ہے
ورنہ وہ اللہ اِک اونکار ہے اونکار ہے

پی کے جامِ بادۂ تسلیم مستانہ ہوا
عشق میں دل کھپ کے جذبِ حُسنِ جانانہ ہوا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اب تو وہ بھی وہ تھا جو دریا بھی ہے قطرہ بھی ہے

اب تو وہ بھی وہ تھا جو لالہ بھی ہے شُعلہ بھی ہے

اب تو وہ بھی وہ تھا جو خود سوز بھی ہے ساز بھی

اب تو وہ بھی وہ تھا جو نغمہ بھی ہے، آواز بھی

اب تو وہ بھی وہ تھا، جو کھیتوں میں ہریالی بھی ہے

اب تو وہ بھی وہ تھا، جو گلشن بھی ہے، مالی بھی ہے

اب تو وہ بھی وہ تھا، جو غافل کبھی ہوتا نہیں

اب تو وہ بھی وہ تھا، جو بیدار ہے سوتا نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شکایت ایک دہقان کی

عالمِ انوارِ جاناں میں نگاہیں کھو گئیں
لوگ سمجھے پردۂ مژگاں میں آنکھیں سو گئیں

ڈھور ڈنگر چر گئے سب کھیت اِک دہقان کا
ہوتا تھا ظاہر میں اندازہ بڑے نقصان کا

سامنے حاکم کے یہ دہقاں شکایت لے گیا
اپنے کُل نقصان کی لکھ کر حکایت لے گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پرگنے کا حاکم و نوّاب تھا رائے بُلار
خوش خصال و عدل پرور صاحبِ شان و وقار
داد خواہی کے لئے نانک کو بُلوایا گیا
ماجرا پوچھا گیا، عرضی کو سُنوایا گیا
سُن کے نانک نے کہا حد سے گزر سکتیں نہیں
میری گائیں کھیت بیگانے کا چر سکتیں نہیں
کھیت ہے شاداب، ہے سرسبز ہر برگ و گیاہ
اس کی ظاہر بیں نگاہوں کو ہوا ہے اشتباہ
واقعہ گزرا ہے کیا، اِس بات کی تصدیق کو
آدمی بھیجا گیا تفتیش کو، تحقیق کو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساتھ ہرکارے کو لے کر اپنے، وہ دہقاں گیا
کھیت کو شاداب جب دیکھا بہت حیراں ہوا
بولا ہرکارے سے نادم ہوں میں لیکن بے گماں
میں نے خود دیکھی تھیں اپنے کھیت کی بربادیاں
سچ شکایت تھی مری ہر چند حاکم کے حضور
کھیت کا شاداب ہو جانا کرامت ہے ضرور
جب سُنا حاکم نے ہرکارے سے سارا واقعہ
سامنے دہقاں کو بُلوا کر خفا ہونے لگا
بولا یہ حاکم سے دہقاں میں پشیماں ہوں ضرور
پر نہ مانوں گا غلط میری شکایت تھی حضور

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں نے خود دیکھا تھا اپنے کھیت کو اُجڑا ہوا
میں نے خود دیکھا تھا پوری فصل کو روندا ہوا
میں نہ مانوں گا ہو آنکھوں کو میری اشتباہ
کھیت تھا سرسبز اور مجھ کو نظر آیا تباہ
میں نے خود دیکھی تھیں گائیں کھیت میں چھوٹی ہوئی
میں نے خود دیکھی تھیں ساری بالیاں ٹوٹی ہوئی
ہو نہ ہو کوئی نہ کوئی، یہ کرامت ہے ضرور
بگڑی شے کو پھر بنا دینے کی قدرت ہے ضرور
سُن کے دہقاں کا بیاں ہر شخص حیران ہو گیا
دھوپ دیکھی تو یقینِ مہرِ تاباں ہو گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

معتقد سُن کر ہوا سارا بیان رائے بُلار
آگیا کشف و کرامت پر یقین و اعتبار
دل پکار اُٹھا کہ نانک ایشور کا بھگت ہے
نفسِ پاکیزہ پہ مہر اسمِ اعظم ثبت ہے
خاک پر پیدا ہوا ہے پیشوائی کے لئے
جادۂ حق پر بشر کی رہنمائی کے لئے
جب ہوئی اوصافِ باطن کی تجلّی آشکار
قائلِ فیضانِ رحمت ہو گیا رائے بُلار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کالو رائے مہتہ کا وسو

ایک دن نوّاب نے مہتہ کو بُلوا کر کہا
شُکر کر بیٹا ہے تیرا پیشوا اور رہنما
میں نے خود دیکھا ہے اس کو دھوپ میں سوئے ہوئے
ایک کالے ناگ کو پھیلا کے پھن سایا کئے
میں نے خود دیکھی ہے اس کی صورتِ تاباں کی ضَو
میں نے خود دیکھی ہے اُس میں نُورِ عرفانی کی لَو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

باغباں نے حاصلِ گلزار کو جانا نہیں
باپ ہو کر اپنے لختِ دل کو پہچانا نہیں
شُکر کر خالق نے بخشا تجھ کو فرزندِ رشید
اُس کو اب گائیں چرانے کی نہ دے زحمت مزید
تیرا بیٹا بے گماں ہے تاجدارِ ادصیا
کام اُس سے لے گا خالق رہبریٔ خلق کا
ہاتھ تیرا، کام میں تیرے بٹانے جائے گا
اب سے میرا آدمی گائیں چرانے جائے گا
با ادب سُنتا رہا نوّاب کا جھتہ بیاں
دل مگر ڈولا کیا وہم و گماں کے درمیاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وسوسہ یہ تھا کہ نانک کو نہ مانے گا سماج
لوگ اپنے دھرم کے ہرگز نہ چھوڑیں گے رواج
وسوسہ یہ تھا نہ جائے دین بھی دنیا کے ساتھ
خوف یہ تھا مفت رُسوائی نہ آئے اُس کے ہاتھ
قاضی و پنڈت نہ دیں فتویٰ کہیں الحاد کا
اور سر الزام آئے کُفر کی ایجاد کا
راحتِ جاں زندگانی کا سہارا ایک تھا
عینِ فطرت تھی پریشانی کہ بیٹا ایک تھا
سوچتا تھا ہو گا کیا زنّار پہنانے کے وقت
دھرم کی تقریب میں احباب کے آنے کے وقت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُس نے دی تھی عام دعوت اپنی عزّت کے لئے
سب عزیزوں سے کہا تھا اُس نے شرکت کے لئے
جانتا تھا اُس کا بیٹا ہے رواجوں کے خلاف
مُلحدانہ رسم کے قائل مزاجوں کے خلاف
جس گھڑی کا اُس کو ڈر تھا وہ گھڑی آہی گئی
گھر بھرا، مہمان آئے اپنے بیگانے سبھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

زنّار بندی

لے کے جب زنّار آیا ہردیالِ برہمن
مُسکرا کر زیرِ لب گویا ہوا غنچہ دہن
فائدہ کیا ہے مجھے بتلائیے زُنّار کا
اِس سے ہوگا کیا مداوا رُوح کے آزار کا
باندھ لوں میں آپ کے کہنے سے گر زنّار کو
کس طرح یہ پاک کر دے گی مرے کردار کو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہردیالِ برہمن کہنے لگا زنّار سے
آدمی کی رُوح پاتی ہے شفا آزار سے

برہمن کی بات سن کر بولا پھر وہ خوش خصال
سب یہاں پہنے ہوئے زنّار ہیں اے ہردیال

اِن میں سے کتنوں کا باطن پاک ہے زنّار سے
واقعی کیا اُن کا دل بیکل نہیں آزار سے

باندھ کے زنّار سب ہیں پاک باطن پاک دل؟
کوئی بھی ان میں نہیں بارِ گنہ سے جاں گُسل؟

سُن کے یہ معقول باتیں ہو گیا چُپ ہردیال
پھر لبِ نازک سے یہ کہنے لگا وہ خوش خصال

آپ کے ہو پاس تو پہنائیں اس زنّار کو
پاک کردے جو بشر کے باطن و کردار کو

آپ کے ہے پاس کیا ایسی کوئی زنّار بھی
دھو کے کر دے پاک جو انسان کے اطوار بھی

ہے اگر ایسی کوئی زنّار تو دے دو مجھے
ورنہ کچّے سوُت کے ڈورے سے کیوں باندھو مجھے

ہو اگر ایسی کوئی زنّار تو اے ہر دیال
ایشور کا نام لے کر آ، مری گردن میں ڈال

ورنہ پہنائی ہے مجھ کو جو مرے کرتار نے
نفسِ امّارہ کو باندھا ہے اسی زنّار نے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ یقینِ وحدتِ اللہ کی زنّار ہے
یہ ضمیر و قلبِ حق آگاہ کی زنّار ہے
سچ کی یہ زنّار ہے، عرفانِ ربّانی کی ہے
نیک اعمالی کی ہے یہ پاک دامانی کی ہے
حق کا تکلہ کاتتا ہے رحم کی رُوئی کے تار
سُوت اِن تاروں کا بٹتا ہے توکّل زینہار
بندگانِ پاک دامن، خالقِ غفّار کے
باندھتے ہیں صدق سے دونوں سرے زنّار کے
ساغرِ صہبائے عشق و صدق سے سرشار ہوں
ہیں خدا کے فضل کی پہنے ہوئے زنّار ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

سُن کے یہ زنّار کے بارے میں نانک کا بیاں
چھوڑ کر دعوت کا کھانا اُٹھ گئے سب میہماں
وہ خفا ہو کر چلے ایمان لگتی بات سے
دن سے ڈرتے تھے کہ تھے مانوس کالی رات سے
باپ کے دل کو مگر اِس بات کا صدمہ ہوا
جو ہوا مہتہ نے یہ سمجھا کہ وہ رُسوا ہوا
ترپتا دیوی نے کہا شوہر کی تسکیں کے لئے
رنج میں ڈوبے دلِ مُضطر کی تسکیں کے لئے
میں سمجھتی ہوں کہ میرا لاڈلا بیمار ہے
ہے مرض دل کا کوئی یا ذہن کا آزار ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ویدسے گفتگو

مشورہ لیں وید سے دکھلا کے میرے لال کو
کوئی دلوائیں دوا بتلا کے سب احوال کو
جب کیا اصرار ماں نے وید کو لایا گیا
نبض دکھلائی گئی، احوال بتلایا گیا
وید نے جب نبض پر نانک کے رکھیں انگلیاں
مسکرا کر وید سے بولا وہ شاہِ عارفاں

w.urdukutabkhanapk.blogspot.c

جسم کے امراض کی تشخیص میں کامل ہے تو
تجربہ ہے، واقفِ رفتارِ نبضِ دل ہے تو

وید سب کرتے ہیں جسمانی عوارض کا علاج
رُوح لیکن درد سے تڑپے تو اس کا کیا علاج

دیکھ سکتا ہے تو میری آتما کی آگ دیکھ
قلب کی رگ رگ میں عشقِ کبریا کی آگ دیکھ

حق فراموشی کا رُوحِ وید کو آزار ہے
کیسی محرُومی ہے چارہ ساز خود بیمار ہے

سُن کے ساری گفتگو حیران و ششدر رہ گیا
نبض چھوڑی اور جبیں قدموں پہ رکھ کر رہ گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دید کی آنکھوں سے پردہ ہٹ گیا وسواس کا
رُوح جاگی، دل منوّر ہو گیا ہر داس کا
حال دیکھا دید کا مہنت نے اپنی آنکھ سے
روشنی پائی نہ پھر بھی آگہی کی آنکھ سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کھرا سودا

اُس نے پھر نانک کو دنیا کی طرف مائل کیا
جیب سے اپنی تجارت کرنے کو روپیہ دیا
پیار سے بولا پدر کی آنکھ کا تارا ہو تم
میرے جیون کا سہارا، میرا گنجینہ ہو تم
تم سے اُمّیدیں ہیں مجھ کو یہ کہ تم اے میرے لال
عہدِ پیری میں مرے، میری کرو گے دیکھ بھال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تم سے اُمیدیں ہیں ماں کی آس بن جاؤ گے تم
اپنی اکلوتی بہن کا بیاہ کرواؤ گے تم

تم سے اُمیدیں ہیں اپنے گھر کا رکھو گے وقار
نانکی کے بیاہ میں صرفہ کرو گے بیشمار

مجھ سے لو تھوڑا سا سرمایہ تجارت کے لئے
اور کرو پیدا اسباب اپنی معیشت کے لئے

جب بشر کا دم سبب بنتا ہو تب بجتی ہے لَے
اے مرے فرزند، دنیا عالمِ اسباب ہے

اپنی روزی کے لئے پیدا کوئی حیلہ کرو
دیکھ کر ہر چیز منڈی میں کھرا سودا کرو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سر جھکا کر باپ کی طاعت میں طاعت جو چلا
ساتھ مردانہ کو لے کر گھر سے وہ خوش خو چلا

پہنچے اک منزل پہ جب وہ راہ طے کرتے ہوئے
دیکھا کچھ سادھو وہاں ہیں بھوک سے مرتے ہوئے

خاک پر وہ ایڑیاں گھستے ہیں بے کھائے پیئے
جسم میں پر تولتی ہے روح اُڑنے کے لئے

بھوک کے بھڑکے ہوئے شعلوں میں تن جلتے ہوئے
یاس کے اشکوں میں قطرے خون کے ڈھلتے ہوئے

دیس بھر میں مفلسی سرمایۂ تقدیر تھی
سادھوؤں کی حالتِ غم، وقت کی تصویر تھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بندگانِ زر مہاجن، چوَر تھے بازار کے
تھے اجارہ دار ساہوکار پیدادار کے
کھیت، پی کر جن کی محنت کا لہو شاداب تھے
بھوک سے بچے انہی دہقانوں کے بیتاب تھے
کشمکش سے محنت و دولت کی دھرتی تنگ تھی
پھول سے خوشبو ہے لیکن رنگ و بو میں جنگ تھی
سادھوؤں کا حالِ غم دیکھا تو وہ تھرّا گیا
پورے تن کا خون کھنچ کر آنسوؤں میں آ گیا
پیکرِ ایثار و احساں، پیکرِ رحم و کرم
یوں کھڑا تھا چپ کہ جیسے پکڑے ہو دھرتی قدم

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیا بشر سے قیمتی ہے دہر میں کوئی بھی شے
سوچتا تھا آدمی کی زندگی انمول ہے
خدمتِ انساں سے بہتر کوئی بھی خدمت نہیں
آدمی کی غمگساری سے بڑی دولت نہیں
سوچتا تھا اِس تجارت میں کوئی گھاٹا نہیں
آدمی کی جان سے بڑھ کر کھرا سودا نہیں
بولا مردانہ سے پھر، انساں کا نقدِ جاں خرید
مجھ سے پیسہ لے کے ان کے کھانے کا ساماں خرید
بولا مردانہ، کہ ہوں گے آپ سے مہنت خفا
بولا وہ، سب ہوں خفا، راضی رہے لیکن خدا!

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سادھوؤں کو دے گے خورد و نوش کا ساماں سب

پلٹا تلونڈی میں لے کر مولِ جنسِ عشقِ رب

گھر کے لوگوں نے نہ دیکھا رحمتِ حق ساتھ ہے

چشمِ ظاہر بیں نے یہ دیکھا کہ خالی ہاتھ ہے

ساتھ سامانِ تجارت ہے، نہ باقی ہے رقم

کیا کوئی رہزن ملا، مال ڈر گئی، کانپے قدم

جب سُنا بیٹے سے اُس نے کیا کھرا سودا کیا

طیش سے کھولا لہو، مہتہ کو غصہ آ گیا

اُس نے جب مارا طمانچہ طیش میں رُخسار پر

اشکِ غم چشمِ فلک سے گر پڑا اسنسار پر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قدرتِ حق سے اُسی دم آگیا رائے بُلار
دیکھ کر غصّہ پسر پر باپ کا وہ حق شعار
بولا ہو کر ترش رُو، ہے باپ کا غصّہ بجا
تُو مگر سمجھا نہیں اپنے پسر کا مرتبہ
تیرا بیٹا عام بیٹوں سا کوئی بیٹا نہیں
جگ کا رہبر ہے وہ جگ کے کام میں ہٹیا نہیں
اپنا دھن جانے کا تیرے دل کو ہے صدمہ اگر
تُو خزانے سے منگا لے میرے، چاہے جتنا زر
آبدیدہ ہو کے یہ مہتہ نے حاکم سے کہا
غم نہیں پیسے کا، لیکن رنج ہے اِس بات کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اپنی روزی کے لئے تا عمر پچھتائے گا یہ
مانگ کر کھاتے ہیں سادھو، مانگ کر کھائے گا یہ
مانگے "تا نگے پیٹ ان کا بھر تو جائے گا ضرور
میں زمیں میں شرم سے گڑ جاؤں گا لیکن حضور
ڈر مجھے ہے ان کی بیکاری سے گھر رسوا نہ ہو
انگلیاں ان پر اٹھیں اور باپ شرمندہ نہ ہو
دیکھئے میری ضعیفی ان کی بیکاری کے ساتھ
کتنی ذمّے داریاں ہیں کارِ سرکاری کے ساتھ
یہ رہے بیکار تو پیسہ کہاں سے آئے گا
نانکی کے بیاہ کا صرفہ کہاں سے آئے گا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہے نظر کے سامنے خود ان کی شادی کا سوال

مدتوں سے قرض میں میرا بندھا ہے بال بال

گھر کی عزّت کے لئے ان کو کمانا چاہیئے

اپنی شادی کے لئے پیسہ بچانا چاہیے

نانکی کا بیاہ کرنا ہے مجھے آئندہ سال

نیک ہے تاریخ بھی اور سال بھی فرخندہ فال

نانکی کی خانہ آبادی و شادی کے لئے

جوڑنا ہے رتّی رتّی اپنی بیٹی کے لئے

باپ بیٹے کی کمائی دوگنی ہو جائے گی

میرے سر کے بوجھ میں آدھی کمی ہو جائے گی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سُن کے مہنتہ کا بیاں کہنے لگا راۓ بُلار
آنے والے وقت کا کر اور تھوڑا انتظار

بے خبر! تو راہرو ہے، رہنما پہچان لے
پار لگ جائے گی کشتی، ناخدا پہچان لے

تُو ہے مُشتِ خاک، تیرا لاڈلا اکسیر ہے
تُو پتنگا بھی نہیں، وہ مہر کی تنویر ہے

رہتی ہے تیری حریصانہ امارت پر نظر
اور وہ رکھتا ہے خالق کی مشیّت پر نظر

دامنِ کردار اپنا پاک رکھ ہر عیب سے
ایک دن بھر جائے گا گھر تیرا گنجِ غیب سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تُو تشدّد کر نہ اپنے لختِ دل کی جان پر
تول ہے سورج کی تیری آنکھ کی میزان پر
نانکی کے بیاہ کا سامان سب ہو جائے گا
تیرے حق میں دستِ قدرت خود سبب ہو جائیگا
تیرے گھر پر آئے گی جب تیری بیٹی کی برات
برکتیں سوغات میں دے گا خدائے کائنات
تیرے گھر سے ہو گی رخصت تیری بیٹی شان سے
ایشور دے گا تجھے بڑھ کر ترے ارمان سے
مہتہ کا غصّہ ہوا ٹھنڈا، گیا رائے بُلار
باپ پھر کرنے لگا بیٹے کے رخسارے کو پیار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

بی بی نانکی کی شادی

رفتہ رفتہ وقت گزرا آگیا شادی کا دن
نانکی کی رخصتی کا، خانہ آبادی کا دن
رونقیں تھیں، روشنی تھی، گھر میں تھے مہماں بہت
تھا بہت مسرور مہتہ، شادماں تھی ماں بہت
ڈھول پر وہ لوک گیتوں کی صدا گونجی ہوئی
جھانجھنوں کے شور سے ساری فضا گونجی ہوئی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عطر کی خوشبو سے وہ مہکا ہوا سارا مکاں
اطلسی پوشاک، وہ زیور، وہ چنچل لڑکیاں
وہ مسرّت کی نفیری کیف برساتی ہوئی
وہ سلامت اور مبارک کی صدا آتی ہوئی
ناچتے تھے نوجواں مستانہ بھنگڑہ ناچ بھی
گاؤں حاضر تھا کہ پٹواری کے گھر کی تھی خوشی
محفلِ شادی میں سب موجود خاص و عام تھے
دوست تھے، واقف تھے، رشتے دار تھے، حکّام تھے
مہتہ کا داماد تھا جے رام کھتری باوقار
خوبصورت، نوجواں، اقبال مند و بُرد بار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عاملِ ممتازدہ سردار دولت خان کا
دُھن کا پورا، کام کا پکّا، دھنی پیمان کا
گھر پہ کالو رائے کے بارات آئی دُھوم سے
ساتھ تھے ذی حیثیت اشخاص سلطاں پور کے
مخلصانہ خیر مقدم کے لئے بارات کا
ساتھ مہتہ اور نانک کے بڑھے سب اقربا
ایشور کی رُوئے نانک میں تجلّی دیکھ کر
گر پڑے بارات کے سب لوگ پائے ناز پر
اب ہوا مہتہ کو بھی نانک کی عظمت کا یقیں
جُھک گئی باراتیوں کے ساتھ اس کی بھی جبیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عورتوں نے گیت گایا نانکِ ذی جاہ کا
رہبرِ انسانیت کا، مردِ حق آگاہ کا
گیت تھا، ہر تشنہ لب طالب ہی تیرے جام کا
مے کے تُو آیا ہے امرت ایشور کے نام کا
گیت تھا، نانک ہمارا رہنمائے صدق ہے
روشنیٔ شمعِ حق ہے، پیشوائے صدق ہے
گیت تھا، نانک ہمارا ایشور کا ساز ہے
اتّحادِ مسلم و ہندو کی اک آواز ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سلطان پور میں ورود

جب ہوا معلوم دولت خاں کو نانک کا کمال
دل نے چاہا وہ بھی دیکھے ان کی سیرت کا جمال

ایک دن کہنے لگا جے رام سے وہ نیک خو
ہو سکے تو لے کے میرے پاس آ نانک کو تو

ہے مری حسرت، سراپا رحم و رحمت دیکھ لوں
میں بھی اپنی آنکھ سے نانک کی صورت دیکھ لوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گو مسلماں ہے، مگر ہے معتقد رائے بُلار
کیا عجب ہے پھر کہ ہو وہ عارفِ پروردگار
میں بھی طالب ہوں کہ اس کی دید سے تسکیں ملے
میں بھی طالب ہوں کہ اس سے مجھ کو درسِ دیں ملے
گلستاں میں آتشِ گل کو بھی شبنم چاہیئے
میرے بھی زخمِ جگر کو کوئی مرہم چاہیئے
سُن کے دولت خاں کی باتیں یہ کہا جیرام نے
لاؤں گا نانک کو میں، چاہا جو میرے رام نے
لے کے رُخصت کام سے جیرام تلونڈی گیا
ملنے کا ارماں ہے دولت خاں کو، نانک سے کہا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکی نے ضد کی سُلطان پور چلنے کے لئے
کر دیا ہمشیر نے مجبُور چلنے کے لئے

اس طرح آیا وہ تلونڈی سے سُلطان پور میں
روشنی آئی تھی جیسے شاخِ نخلِ طُور میں

دیکھ کر نانک کے رُخ پر عارفانہ روشنی
دل سے شیدا ہو گیا سردار دولت خان بھی

روک رکھنے کے لئے نانک کو سُلطان پور میں
آرزو رکھتا تھا دولت خاں دلِ مسرُور میں

کوئی ایسا کام ہو جس میں لگے نانک کا دل
تاکہ سُلطان پور میں رہنے لگیں وہ مستقل

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بولا نانک سے یہ دولت خاں کہ شاہِ عارفیں

آپ سے بہتر نہیں کوئی خزانے کا امیں

کہہ کے اتنی بات ساری اس نے دولت سونپ دی

جو امانت دار تھا اُس کو امانت سونپ دی

بن کے مودی، وہ سخی داتا وہاں رہنے لگا

یہ قیامِ مستقل کا ایک حیلہ بن گیا

شخصیّت کے وصف سب جب نمایاں ہو گئے

معتقد نانک کے ہندو اور مُسلماں ہو گئے

پوچھا دولت خان نے اِک روز اے میرے امیں

کون مُرشد ہے ترا اور کونسا ہے تیرا دیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سُن کے نانک نے کہا، اے صاحبِ فکر و نظر
میرا مرشد وہ ہے جو ہے "پار برہم پرمیشور"
میرا مسلک راستی، میرا عقیدہ ہے وفا
میرا دیں ہے دینِ وحدت، دینِ تسلیم و رضا
سُن کے نانک کی زباں سے یہ جوابِ باصواب
تھم گیا سینے میں دولت خاں کے دل کا اضطراب
دین کی نانک کے جب پھیلی خبر جمہور میں
ہو گیا وہ اور بھی مقبول سُلطاں پور میں
لوگ رکھتے تھے امانت اپنی اپنی اس کے پاس
مشورہ لیتے تھے ہر اک بات میں بے التباس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لنگر اِک جاری کیا بارے خدا کے نام کا
جس سے کھانا ملتا تھا بھوکوں کو صبح و شام کا

تھا وہاں اِک شخص جادو رائے نامی بدنہاد
شہرہ پُشت و فتنہ پرور، بانئ شر و فساد

ایک دن کہنے لگا نانک سے رشوت دیجیئے
مدّعا یہ تھا امانت میں خیانت کیجیئے

بولا جادو رائے سے وہ نیک خصلت، نیکنام
پاپ ہے رشوت کا لینا اور دینا ہے حرام

پاپ کی جانب تری مائل طبیعت کیوں ہوئی
مانگنے کی مجھ سے رشوت تجھ کو ہمّت کیوں ہوئی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بولا جادو رائے لنگر کے لئے ساری رقم

میں سمجھتا ہوں کہاں سے آپ کرتے ہیں بہم

بولا وہ خوش خُو نہ تُو سمجھے گا مجھ کو کھید ہے

کس طرح جاری ہے لنگر، یہ خدا کا بھید ہے

کان دولت خاں کے پھر بھرنے لگا وہ بے حجاب

روز کہتا دیکھئے سرکار نانک کا حساب

روز لنگر وہ کرے کب اس کی یہ اوقات ہے

کیا حسابِ دوستاں در دل کی کوئی بات ہے

سُنتے سُنتے پک گئے سردار دولت خاں کے کان

تھا ثبوتِ پاک دامانی کا لازم امتحان

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بولا جادو رائے سے اک روز وہ عزّت مآب
اچھا دیکھوں گا ترے کہنے سے نانک کا حساب
ہے یقیں لیکن مجھے اُس کا کہ تُو پچھتائے گا
چاند پر تھُو کا ہوا مُنھ پر پلٹ کر آئے گا
بولا جادو رائے مجھ کو واسطہ کیا ہے جناب
آپ دیکھیں یا نہ دیکھیں اپنے پیسے کا حساب
جو وفا کا تھا تقاضہ میری، میں نے کہہ دیا
دل کو صدمہ ہے تو ہے بس آپ کے نقصان کا
بولا دولت خاں کہ ڈر اس وقت رب کے قہر سے
آدمی مرنے لگے جب آدمی کے زہر سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بولا جادو رائے دولت خاں سے یہ اے ذی حشم
میں نہیں نانک کا دشمن چاہے جیسی لیں قسم
آپ کے نقصان پر کُڑھتا ہے دل کیجے یقیں
یہ وفاداری ہے میری آپ سے اور کچھ نہیں
یوں کہا اک روز پھر حاکم نے نانک سے خطاب
گر مناسب ہو تو دکھلادیں مجھے اپنا حساب
پیکرِ جود و سخا بولا دکھاتا ہوں حساب
نامناسب کچھ نہیں ہے لے کے آتا ہوں حساب
لائے جب نانک تو کھاتا غور سے دیکھا گیا
خرچ اور آمد کی ہر میزان کو جوڑا گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پائی پائی مندرج کھاتے میں تھی تاریخ وار

ہر ورق تھا آئنہ، روشن تھے اعداد و شمار

تھا زیادہ خرچ کھاتے ہیں، مگر آمد تھی کم

ذمّے دولت خاں کے نانک کی نکلتی تھی رقم

اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوتا امانت کا ثبوت

ہر ورق کھاتے کا دیتا تھا دیانت کا ثبوت

دیکھا کھاتے کو تو جادو رائے شرمندہ ہوا

اور بھی نظروں میں دولت خاں کے وہ رُسوا ہوا

دیکھ کر حاکم کا جادو رائے پر قہر و عتاب

یہ کیا اُس پیکرِ اخلاق نے ہنس کر خطاب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اِس جہاں میں کون وہ بندہ ہے جو عاصی نہیں
کون ہے جو مبتلائے حق فراموشی نہیں
بخش دیتا ہے خدا جب اپنے بندوں کے گُناہ
بخش دے تُو بھی خطائیں اس کی اے عزت پناہ!
وسعتِ دل دیکھ کر حاکم کی رغبت بڑھ گئی
دل میں چاہت بڑھ گئی، نظروں میں عزت بڑھ گئی
بند چالیں ہو گئیں، بازی اُلٹ کر رہ گئی
آپ جادو رائے کی کایا پلٹ کر رہ گئی
رکھ دیا قدموں پہ سر، نانک کا شیدا بن گیا
شر کا جو پُتلا تھا، دم بھر میں فرشتہ بن گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شادی

دیکھ کر نانک پہ شیدا اہلِ سلطاں پور کو
فکرِ شادی کی ہوئی ماں کے دلِ رنجور کو
اُس نے مہتہ سے کہا، ہے نانکی کا مشورہ
کیجئے نانک کی شادی دیر کرنا ہے بُرا
اس کو نانک کے لئے آئی ہے اک لڑکی پسند
خوبصورت، خوش سلیقہ، نیک بخت وارجمند

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نسل میں ہے بچونا کھتری حسن میں وہ پھول ہے
باپ با عزت ہے، اپنے گاؤں میں مقبول ہے
مول راج اس کا پدر معروف ہے ممتاز ہے
خانداں والوں میں اپنے صاحبِ اعزاز ہے
نانکی کی سن کے یہ تجویز مہتہ نے کہا
رشتہ اچھا ہے، مگر نانک کا کیا ہے مدعا
رائے پہلے لیجئے نانک کی، شادی کے لئے
پھر چلیں گے دیکھنے لڑکی کو منگنی کے لئے
خود مری حسرت ہے لاؤں اپنے بیٹے کی دلہن
خود مرا ارماں ہے دیکھوں اپنے پوتوں کا چمن

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہو اگر تیار نانک گھر گرہستی کے لئے
میں بہم کردوں گا سب سامان شادی کے لئے
جب بہن نے بھائی سے اصرار شادی کا کیا
تھی مشیت رب کی تو اقرار شادی کا کیا
سُلکھنی دیوی سے جب نانک کا رشتہ ہوگیا
شاد مادر ہو گئی، مسرور مہتہ ہو گیا
تھی غرض شادی سے اس کی، آدمی کرلے یقیں
ترکِ دنیا دھرم والوں کے لئے لازم نہیں
نیکیٔ اعمال کا پھل ہاتھ رہنا چاہیئے
زندگی میں دین و دنیا ساتھ رہنا چاہیئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یُوں رہے سنسار میں، سنسار سے انساں الگ
شمع کی لَو سے ہے جیسے نُور کا داماں الگ

نسل جاری رکھنے کو بخشے خدا نے دو پسر
ایک تھا آرامِ جاں تو دوسرا نُورِ نظر

تھے سری چند اور لکھمی چند ان کے نیک نام
دیکھ کر ہوتے تھے جن کو باپ اور ماں شادکام

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیدارِ دوست

اپنی چاہت آزمائے مرضئ معبود تھی
باپ سے اولاد چھوٹے دھرم نیتی سے بیتی
وہ وئیں پر ایک دن اشنان کرنے کو گیا
دیکھنے والوں نے دیکھا کھا کے غوطہ کھو گیا
سطحِ دریائے وئیں پر پھر نظر آیا نہیں
تین دن ڈھونڈھا مگر کوئی نشاں پایا نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

جب سُنا نوّاب نے، وہ غرقِ دریا ہوگیا
ہاتھ ملتا تھا الم سے، ہائے یہ کیا ہوگیا
اپنے مونس کے بچھڑ جانے کا سب کو غم ہوا
تین دن تک اہلِ سُلطاں پور میں ماتم ہوا
لوگ جس کو رو رہے تھے، وہ مگر کھویا نہ تھا
چادرِ امواجِ دریا اوڑھ کر سویا نہ تھا
عالمِ انوارِ رب میں نفس طاہر ہوگیا
تین دن کے بعد پھر دریا سے ظاہر ہوگیا
جب منوّر ہوگیا دل دوست کے دیدار سے
مُول منتر پڑھ کے پلٹا جگ میں وہ کرتار سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پانچ سوغاتوں کو لایا وہ فضیلت کے لئے
اپنے پیرواپنے سکھ اور اپنی اُمّت کے لئے
پانچ یہ تحفے وہ لایا تھا بہ شکرِ کردگار
دان اور اشنان سیوا' عاجزی اور انکسار
اب بجا لانے لگا کارِ فلاحِ عام کو
اب وہ پھیلانے لگا تہذیب کے پیغام کو
اب کہا اُس نے، مسلماں ہے نہ ہندو ہے کوئی
اب کہا اُس نے' وہ مجرم ہے جو رکھتا ہے دوئی
اب کہا اُس نے، خطا ہے امتیازِ نسل و رنگ
اب کہا اُس نے، خطا ہے مسلم و ہندو کی جنگ

w.urdukutabkhanapk.blogspot.c

اب کہا اُس نے ، جفا ہے بھید بھاؤ ذات پات

اب کہا اُس نے ، ستم ہے شرک آلودہ حیات

اب کہا اُس نے ، کوئی ناجی نہیں ہے دھرم سے

اب کہا اُس نے ، بشر کی ہے بزرگی کرم سے

اب کہا اُس نے ، حشم بیشِ خدا ہوتا نہیں

مال و زر سے کوئی بھی چھوٹا بڑا ہوتا نہیں

اب کہا اُس نے کہ سب اولادِ آدم ایک ہے

اب کہا اُس نے ، رحیم و رام و برہم ایک ہے

اب کہا اُس نے ، مساوات و اخوّت چاہیئے

آدم و حوّا کے کُنبے میں محبّت چاہیئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قریہ قریہ درسِ تسلیم و رضا دینے لگا
اب وہ اپنے ایشور سے روشنی لینے لگا
لوگ اس کے ہمخیال و ہمزباں بننے لگے
رہبر کامل ملا تو کارواں بننے لگے
اس کی بانی سُننے والے اس پہ شیدا ہو گئے
شمع کے جلتے ہی پروانے بھی پیدا ہو گئے
تھا برابر مسلم و ہندو کو اُس پر اعتقاد
راہرو رکھتے تھے اپنے راہبر پر اعتماد

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ریاکاروں کا حسد

اہلِ سلطان پور جب نانک کا دم بھرنے لگے
تاجرانِ دین و مذہب سازشیں کرنے لگے
شیخ و پنڈت، قاضی و مفتی، پجاری برہمن
پیکرانِ سوءِ ظن، ناواقفانِ حُسنِ ظن
مدتوں سے جو بنے بیٹھے تھے دیں کے ٹھیکیدار
ڈرتے تھے ان کا کہیں ٹھپ ہو نہ جائے روزگار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

کرتے تھے وعدے کا سودا دیں کے کاروبار میں
نِکلا کرتے تھے تعصب بیچنے بازار میں
ڈالتے تھے تفرقہ فتنہ اُٹھانے کے لئے
بیچتے تھے دھرم کو دُنیا کمانے کے لئے
داعیٔ اسلام، اخلاقِ نبیؐ سے بے خبر
ایشور کے نام لیوا آدمی سے بے خبر
جھوٹی قدریں، جھوٹی رسمیں، جھوٹے تہذیبی رواج
دین کی ہونٹوں سے باتیں، دل میں بیدینی کا راج
شیخ و پنڈت کی تمنّا آدمی جاہل رہے
دین کو مانے، مگر خود دین سے غافل رہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جُبّہ و دستار کی قیمت چُکا لیتے تھے وہ
آدمی کے ذہن کو پتّھر بنا دیتے تھے وہ
کھینچ کر ماتھے پہ قشقہ فہم و احساں لُوٹ لیں
وہ پُجاری دھرم کے دھوکے میں ایماں لُوٹ لیں
سامنے سورج کے مٹّی کا دیا شرما گیا
جب کرن پھوٹی تو ظلمت کو پسینہ آگیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسجد و نماز

شہرِ سلطاں پور کے قاضی نے نانک سے کہا
ایک ہیں ہندو مسلماں، ہے عقیدہ آپ کا
دیکھتی ہے جب حقیقت آپ کی چشمِ مجاز
آیئے اک روز آکر پڑھیئے مسجد میں نماز
چال وہ دوہری چلا تھا پوری عیّاری کے ساتھ
تھی غرض شاطر کی دے شہ مات مکّاری کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آئیں گے مسجد میں تو ہندو خفا ہو جائیں گے
ورنہ سلطان پور کے مُسلم جُدا ہو جائیں گے
پیکرِ فہم و فراست نے سیاست جان لی
دیکھ کر قاضی کی صورت اُس کی حِکمت جان لی
مُسکرا کر بولا وہ مسجد میں آؤں گا ضرور
بارگاہِ ایزدی میں سر جُھکاؤں گا ضرور
دیکھنا ہے مجھ کو بھی سچّا نمازی کون ہے
نام کے غازی تو سب ہیں من کا غازی کون ہے
وہ سراپا بندگی، وہ پیکرِ عجز و نیاز
آگیا اک روز مسجد میں ادا کرنے نماز

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھ کر اس کو، نمازی شادماں ہونے لگے
اور فضائل اُس کے ہر لب سے بیاں ہونے لگے

دی مؤذّن نے اُدھر اللہ اکبر کی صدا
اور اِدھر ہر موئے نانک بول اُٹھا مرحبا

صف بندھی، بعدِ اذاں مسجد میں جتنی دیر میں
آگیا نوّاب دولت خاں بھی اتنی دیر میں

دیکھ کر نانک کو پہلی صف میں نزدیکِ امام
خوش ہوا یہ سوچ کر وہ حاکمِ عالی مقام

کون ہے نانک سے افضل، کون ہے ذی احترام
شہر کے قاضی سے بہتر مل گیا اس کو امام

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھا یہ سردار نے جب ہو چکی پوری نماز

ہے الگ وہ سب سے محوِ بندگیٔ بے نیاز

پوچھا دولت خاں نے جب کیوں آپ نے چھوڑی نماز

بولا یہ نوّاب سے وہ پیکرِ عجز و نیاز

جو ہو اپنے رب سے دھوکا، وہ ریاضت پاپ ہے

جس ریاضت میں ریا ہو، وہ عبادت پاپ ہے

تھے نمازی، نفس لیکن مکر میں تنہا، جٹل میں تھا

آپ بھی کرتے تھے سجدہ، دل مگر کابل میں تھا

اصطبل کی چار دیواری میں تھے کھوئے ہوئے

آپ گھوڑوں کی خریداری میں تھے کھ... ہوئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آرہا تھا ذہن میں قاضی کے بچھڑے کا خیال
خوف تھا وہ گر نہ جائے چاہ میں رشکِ غزال
رب کے گھر میں رب سے غافل پڑھتے ہیں رسماً نماز
یہ عبادت مکرِ ابلیسی ہے اے بندہ نواز
جو مسلماں پر نمازِ پنجگانہ فرض ہے
اُمّتِ خیر البشرؐ پر وہ خدا کا قرض ہے
ہے نمازِ صبح، عہدِ صدق و پیمانِ وفا
دل سے ایقانِ الٰہی، لب سے اقرارِ خدا
ہے نمازِ ظہر یعنی وعدۂ اکلِ حلال
ہے نمازِ عصر عہدِ نیکیٔ دخیراتِ مال

نیک نیت رہنے کا بیاں ہے مغرب کی نماز

اور عشاء اقرارِ اوصافِ خدائے بے نیاز

یہ نمازیں جو پڑھے گا وہ جناں کو پائے گا

ورنہ اس کی بندگی کا پھل تلف ہو جائے گا

قاضی و نواب اپنے دل میں حیراں ہو گئے

یہ بیاں نانک کا سن کر سب پشیماں ہو گئے

کہہ گئے یہ مسجد سے نکلا وہ سراپا آگہی

ہندو و مسلم سے پہلے دوستو ہے آدمی

بندگانِ خالقِ واحد کی خدمت کیجئے

ہیں اگر انساں تو انساں سے محبت کیجئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عزمِ سفر

اہلِ سلطاں پور کو دے کر اخوت کا پیام
حکمِ خالق سے سیاحت کو چلا وہ نیک [illegible]
رنج میں فرقت کے سینہ کوب تھے اہل و عیال
بھائی سے چھٹنے پہ [illegible]
[illegible]م میں تھی بہن آشفتہ حال
بیقرار و مضطرب سب اہلِ سلطاں پور تھے
تھا جدائی کا الم ، مجبور تھے، رنجور تھے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہر کا قاضی بھی رنجیدہ تھا، دولت خان بھی

تھے تپاں سینے میں سوزِ غم سے دل بھی جان بھی

وہ پیادہ پا سفر وہ دھوپ دھوپ اور چھاؤں چھاؤں

ایشور کا تذکرہ، وہ نگری نگری، گاؤں گاؤں

بادۂ عشقِ الٰہی نرگسِ مخمور میں

ایشور کے نام کا امرت دل پُر نور میں

پیکرِ صدق و صفا کے ساتھ مردانہ بھی تھا

شمع کی لو تھی رواں ہمراہ پروانہ بھی تھا

عزمِ اصلاحِ بشر لے کر دلِ پُر نور میں

چلتے چلتے آگیا اِک دن وہ سید پور میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پوری بستی دیں سے غافل، پوری بستی حق سے دور

نام سیّد پور لیکن شہرِ نسیان و قصور

ارتداد و شرک و استبداد کے تاجر تھے لوگ

کُنبہ پرور، شر پسند و فاسق و فاجر تھے لوگ

مفلس و نادار لالو ذات کا نجّار تھا

شہر میں لیکن وہی اِک صاحبِ کردار تھا

اپنی محنت سے کیا کرتا تھا وہ کسبِ حلال

ہر گھڑی رہتا تھا اس کے دل میں خوفِ ذوالجلال

حکمِ رب تھا صاحبِ ایماں ہو اُس کا میزبان

اِس لئے مہماں ہوا لالو کا وہ کر یا ندھان

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُس کی صحبت میں مزہ میخواریٔ عرفاں کا تھا
اُس کی سُوکھی روٹیوں میں ذائقہ ایماں کا تھا
چھوٹی اُمّت کے گھروں میں کھانا پینا اور قیام
تھا روا جا دیس میں ہر اُونچی جاتی پر حرام
ناگواری کا سبب تھا اونچی ذاتوں کے لئے
ذات کا کھتری کسی چنڈال کے گھر میں رہے

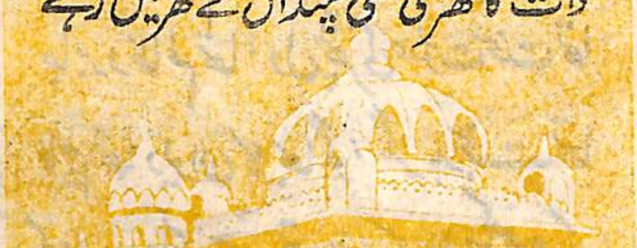

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

برہم بھوج

حاکم و دیوان اُونچی ذات کا اِک فرد تھا
شہر کے نظم و نسق میں سخت تھا بامرد تھا
جابر و ظالم تھا، دل پتّھر کی صورت سخت تھا
نام تھا دیوان کا بھاگو، مگر بدبخت تھا
کون ہے نانک چبھن تھی اس کے دل میں کھوج کی
اُس نے کی اپنے یہاں تقریب برہم بھوج کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عزّت و اکرام سے نانک کو بُلوایا گیا
بھوج میں شرکت کریں پیغام بھجوایا گیا
لے کے دعوت کا پیام آیا تھا جو اس شخص سے
یُوں لبِ الطاف و احسان و کرم گویا ہوئے
شکریہ کر کے ادا میری طرف سے بار بار
پیش کرنا خدمتِ بھاگو میں میرا اعتذار
کہنا میں ممنُون ہوں دل سے مگر معذور ہوں
میں تری دعوت میں کھانا کھانے سے مجبور ہوں
بھوج میں شرکت سے جب انکار بھاگو نے سُنا
غصّے کی بارُود میں جیسے فلیتہ لگ گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عظمت و اقبال کا سکّہ بٹھانے کے لئے
اپنی شان و شوکت و حشمت دکھانے کے لئے
اُس نے نانک کو بُلایا کچھ سپاہی بھیج کر
آگیا وہ عارفِ اللہ بے خوف و خطر
اُس سراپا خُلق کو دیکھا جو اپنے رُو برُو
خود سری کرنے لگا وہ آپ سے تُم تُم سے تُو
طیش میں بولا تُجھے ہے میرے بھوجن سے گریز
اور نہیں چنڈال کے چوکے میں کھانے سے پرہیز
تُجھ کو اک کھتری کے برہم بھوج سے انکار ہے
اور اُس کی روٹیاں کھاتا ہے جو نجّار ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سن کے یہ، دیوان بھاگو سے کیا اس نے سخن
شکلِ انساں ایک ہے تو ایک ہیں چاروں ورن
ذات کوئی بھی ہو فطرت اور جبلّت ایک ہے
اصل میں تو وہ بڑا ہے، جو عمل میں نیک ہے
کاٹ کر وہ بات، بولا درمیاں میں بدتمیز
دیس کی ہے جو بھی مریادا، ہے مجھ کو وہ عزیز
سیکڑوں چنڈال ہیں سنا رہیں سُننے کے لیے
میں نہیں راضی ترا اُپدیش سُننے کے لیے
مسکرا کر زیرِ لب نانک یہ فرمانے لگے
ہائے وہ چونٹا جو اپنے پر پہ اترانے لگے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عافیت اور خیر کا سندیش دینے کے لئے
میں نہیں آیا تجھے اُپدیش دینے کے لئے

سامنے تیرے کہوں اس پر تجھے اصرار ہے
کس بنا پر کھانا کھانے سے مجھے انکار ہے

مت کرو اصرار مجھ سے ورنہ تم پچھتاؤ گے
سامنے جب ظلم آئے گا تو شرما جاؤ گے

پاپ بھوجن ہے لہو کی جس سے بُو آنے لگے
بد وہ کھانا ہے کہ دل کھانے سے متلانے لگے

حق سے ڈرتا ہوں، ستمگاری مجھے آتی نہیں
شیر پیتا ہوں کہ خونخواری مجھے آتی نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آدمی کے گوشت کو کچّا چبا سکتا ہے کون

خون میں ڈوبی ہوئی روٹی کو کھا سکتا ہے کون

خوب ہے محنت کی کھانا پاک و پاکیزہ غذا

خوب ہے چنڈال کے چوکے میں پینا دودھ کا

پاک ہے چنڈال کی محنت کا کھانا پاک ہے

کیا کہوں کھتری کا بھوجن خون سے ناپاک ہے

دودھ ہے چنڈال کے کھانے میں محنت کا شریک

خون ہے کھتری کے بھوجن میں شقاوت کا شریک

سُن کے بھاگو، یہ بیان، غصّے سے بل کھانے لگا

کبر کا شعلہ ہوا کے ساتھ لہرانے لگا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طنز سے ہنستے ہوئے کہنے لگا وہ خود سیر
بے تردّد مانتا ہوں آپ کی گہری نظر
یاوری سے بخت کی مجھ کو زیارت ہو گئی
آپ کے دیدار سے شاداں طبیعت ہو گئی
آپ کا ہمسر ہو ایسا کوئی بھی دیکھا نہیں
سب نے کھایا لقمۂ خوں بھوج میں چھوڑا نہیں
بات کی ہے بات مجھ پر ظلم کا بہتان بھی
آپ ورنہ جانتے ہیں کھتریوں کی شان بھی
تو ہے کھتری، بات ہے کھتری کی پتّھر کی لکیر
تُہمتیں دھرتے نہیں ہرگز کبھی سچّے فقیر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجھ کو دکھلا دے تو میں بھی مان لوں روشن ضمیر
میرے کھانے میں لہو چنڈال کے کھانے میں شیر

سُن کے نانک نے کہا کرتار ہے میرا کفیل
میں کبھی کرتا نہیں دعویٰ زباں سے بے دلیل

میں دکھاتا ہوں بنامِ عظمتِ ربِّ قدیر
تیرے کھانے میں لہو چنڈال کے کھانے میں شیر

بے گنہ کے سر کوئی بہتان تھُپ سکتا نہیں
خُونِ ناحق کوئی بھی صُورت ہو چھُپ سکتا نہیں

بھاگو اور لالو کی لے کر پوریاں اور روٹیاں
بند کر کے اُنگلیاں بھینچیں جو دونوں مُٹھیاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھنے والوں نے دیکھی صورتِ معجز نگار
دودھ نکلا ایک سے اور دوسرے سے خوں کی دھار
پوریوں سے جب لہو نکلا تو بھاگو ڈر گیا
چلّو بھر پانی میں ڈوبا، شرم سے مر گیا
سامنے نانک کے توبہ کی، خدا سے ڈر گیا
ایک بھاگو جی گیا، اور ایک بھاگو مر گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صوفی شاہ شرف سے ملاقات

قصبہ یہ تاراج ہوگا کہہ کے یہ پیشین گو
پانی پت میں آگیا صوفی شرف کی دید کو

تیسرے دن یہ کیا نانک سے صوفی نے سخن
بندۂ یزدانِ من، اے جانِ من، مہمانِ من

بال اور یہ پیرہن تیرا گدایانہ نہیں
تو گرہستی ہے، ترا مسلک فقیرانہ نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بولے نانک عذر ہے یہ بال کٹوانے میں بھی
آدمی کے سامنے کیوں سر جُھکائے آدمی
میں نے اپنا سر جُھکایا ہے خدا کے سامنے
جُھک نہیں سکتا کسی بھی ماسِوا کے سامنے
زیب تن میں نے کیا ہے خرقۂ عشقِ اِلٰہ
پاؤں میں موزے وفا کے، سر پہ ہے سچ کی کُلاہ
تُکمۂ توحید ہے میری قبائے عشق میں
میں نے ڈھانپا ہے بدن اپنا ردائے عشق میں
ستر ڈھکتا ہے محبّت کی ردائے پاک میں
آدمی رہتا ہے عُریاں ورنہ ہر پوشاک میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پھر کہا صوفی شرف نے سُن کے نانک کا جواب
ہے تعلّق آپ کا کس دین و ملّت سے جناب

بولے میری ذات آب و باد و نار و خاک ہے
آدمی ملّت ہے، دین عشقِ خدا لے پاک ہے

پھر کیا صوفی شرف نے مسکرا کر یہ سوال
عارف و درویش میں ہوتا ہے کیا وصف و کمال

بولے، عارف وہ ہے جو اللہ پر شاکر رہے
وصف ہے درویش کا، ہر حال میں صابر رہے

وصف ہے درویش کا سب جھوٹی رسمیں توڑ دے
امتیازِ رنگ و نسل و دین و ملّت چھوڑ دے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وصف ہے درویش کا انساں سے اُلفت کرے
آشنا ناآشنا ہر شخص کی خدمت کرے

وصف ہے درویش کا، ہو صورتِ دریا رواں
جس کے پانی کو ہو یکساں پھول اور سنگِ گراں

وصف ہے درویش کا خوشبو ہو صندل کی طرح
برسے ہر دھرتی پہ وہ برکھا کے بادل کی طرح

وصف ہے عارف کا اپنے نام کا طالب نہ ہو
نیکیاں کرتا رہے انعام کا طالب نہ ہو

وصف ہے درویش کا خلق و مروّت سب سے ہو
آدم و حوّا کے بیٹوں میں محبّت سب سے ہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وصف ہے درویش کا خالق سے نسبت ایک ہو

راحت و تکلیف اور رنج و مسرّت ایک ہو

وصف ہے درویش کا سر زیبِ نوکِ دار ہو

زیرِ خنجر بھی جو محوِ دیدِ حُسنِ یار ہو

وصف ہے درویش کا دل عشق میں بیتاب ہو

خواب میں بیداریاں، بیداریوں میں خواب ہو

سُن کے یہ شاہِ شرف کہنے لگے اے ذی وقار

آپ ہیں درویشِ کامل عارفِ پروردگار

معتقد صوفی کا دل بھی مثلِ مردانہ ہوا

شمعِ عرفاں سامنے آئی تو پروانہ ہوا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کوروکھشیتر میں ورود

بستی بستی نگری نگری درسِ حق دیتا ہوا
پانی پت کے شہر سے کوروکھشیتر میں آ گیا
تیر سے اِک سِکھ نے مارا ایک دن بن میں ہرن
اتفاقی امر تھا اس روز تھا سورج گہن
تھے ہزاروں یاتری اشنان کرنے کے لئے
پوجا کرنے کے لئے اور میلہ بھرنے کے لئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جب خبر پھیلی ہرن مارا ہے کھانے کے لئے
کٹ رہا ہے گوشت لنگر میں پکانے کے لئے
جیو ہتھیا پر حواس و ہوش سب کھونے لگے
برہمن ناراض ہو کر مشتعل ہونے لگے
دیکھ کر نانک نے اُن کا اشتعال و اضطراب
پھر کیا اپنے لبِ معجز نما سے یہ خطاب
آب سے ہے زندگی اور زندگی سے سبزیاں
زندگی ہے پتّے پتّے، بُوٹے بُوٹے میں رواں
سبزیاں دیتی ہیں حیواں اور انساں کو حیات
جیو ہتھیا پر ہی مبنی ہے نظامِ کائنات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک مچھلی دوسری مچھلی کی بنتی ہے غذا

شیر کھاتا ہے ہرن کا گوشت، شاہیں فاختہ

گوشت سے چڑتے ہو تم اے پیکرانِ استخواں

گوشت کا سارا بدن ہے گوشت کی منہ میں زباں

گوشت سے رغبت بھی ہے اور گوشت سے پرہیز بھی

مجھ سے پوچھو کھا رہا ہے آدمی کو آدمی

ہے ہرن کا گوشت انساں کی غذا کے واسطے

آدمی کا گوشت مت کھاؤ خدا کے واسطے

اکل و شربِ پاک ہے رب کی عنایت دوستو

مجھ سے ہو سکتا نہیں کفرانِ نعمت دوستو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کرم ہی سے دھرم ہے، بے کرم جینا ہی حرام
آدمی پر آدمی کا خُون پینا ہے حرام
سُن کے یہ معقول باتیں لوگ شرمندہ ہوئے
مشتعل ہو کر جو آئے تھے، پراگندہ ہوئے
کر کے وہ کوتاہ بینی کی دہا بھارت کو سر
دے گیا حق کا سبق مثلِ کرشن خوش سیر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سورج پر جل چڑھانے کی رسم

دھرم پھیلاتا ہوا وہ عارفِ پروردگار
نگری نگری چلتے چلتے آگیا ہر کے دوار
وہ دیارِ یار جس کا کوچہ کوچہ لالہ زار
جس کی گلیوں میں مچلتی پھرتی ہے گنگا کی دھار
شہرِ عرفانِ الٰہی، شہرِ عشق و آرزو
جادہ جادہ نور افشاں، کوچہ کوچہ مشکبو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ دیارِ دوست اسمِ بامسمّٰی ہردوار
جس کے ذرّے ذرّے سے ہر کی تجلّی آشکار

مندروں کے وہ پجاری، جوگیا وہ پیرہن
دل میں لیکن خارِ تشکیک و تذبذب کی چبھن

یاتری گنگا کے جل میں ڈبکیاں کھاتے ہوئے
منتر وہ پڑھتے ہوئے، ہر کے بھجن گاتے ہوئے

دھوئے دھوئے صاف صاف اور اُجلے اُجلے وہ شریر
دل مگر میلے کچیلے پاپ سے گندہ ضمیر

صبح کو سورج پہ گنگا جل چڑھانا مشغلہ
مورتی کے سامنے ماتھا ٹکانا مشغلہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ تھے پُوجا کے مگر مقصُود سے نا آشنا

برہما سے بے خبر، معبُود سے نا آشنا

ساغرِ دل نُورِ یزدانی سے بھرنے کے لئے

ایک دن نانک گئے اشنان کرنے کے لئے

دیکھا کچھ لوگوں کو سُورج پر چڑھاتے گنگا جل

پُوچھا یہ کیا ہے؟ کہا سورج کی پُوجا کا عمل

سُن کے یہ پھر آپ نے بھی جانبِ کرتار پور

آب دریا کا اُچھالا چُلوؤں سے دُور دُور

پوچھا لوگوں نے تو بولا سالکِ راہِ یقیں

میں یہاں سے سینچتا ہوں اپنے کھیتوں کی زمیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ سُنا تو لوگ جو موجود تھے ہنسنے لگے
کچھ نے سودائی کہا، کچھ پھبتیاں کسنے لگے
ایک بولا آپ کی کوڑی گری ہے ریت میں
دوسرا کہنے لگا بہہ سے گا پانی کھیت میں
ایک بولا کھیت میں پہنچے گا پانی آپ کا
دوسرا بولا نہیں دنیا میں ثانی آپ کا
سُن چکا سب پھبتیاں تو پیکرِ حسنِ عمل
بولا سورج تک پہنچ جاتا ہے جب دھرتی کا جل
آپ کا پانی تو پہنچے خاک سے تا آفتاب
اور میں سینچوں یہاں سے کھیت تو پہنچے نہ آب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھتے ہیں آپ سورج خاک سے ہے کتنی دُور
اور یہاں سے کس قدر نزدیک ہے کرتار پور
آپ سوچیں ہے عمل میرا غلط، یا آپ کا
جل کا سورج پر چڑھانا کیا نہیں بے فائدا
انجم و سیّار و ماہ و آفتاب و کہکشاں
ابر و برق و باد، برگ و گُل، زمین و آسماں
بحر و بر، دشت و بیاباں، ریگزار و کوہسار
دھوپ چھاؤں نور و ظلمت، روز و شب لیل و نہار
مور و مار و ماہی و حیوان و جان و انس و حُور
ساز و آواز و ترنّم، نطق و احساس و شعور

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ زمان و وقت، یہ ظرفِ مکاں، یہ کائنات
یہ اجل کی تیز رو کے ساتھ امواجِ حیات
ذرّہ ہائے خاک میں یہ اجتماعِ نور و نار
کتنے سورج اوس کی اِک بوند میں ہیں شعلہ بار
مخفی و ظاہر ہر اک شے روپ ہے بھگوان کا
ہے پرستش صرف واجب کی شرف انسان کا
چھوڑ کر خالق کو کیوں تخلیق کی پوجا کرو
بندگی کرنا ہے تو کرتار کو سجدا کرو
دھرم کی تعلیم سے دل میں اُجالا ہو گیا
رات گزری، آدمی جاگا، سویرا ہو گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساحرِ نور شاہ

درسِ حق دینے میں اُس نے تج دیا آرام تک
بستی بستی، شہروں شہروں وہ گیا آسام تک

ایک بستی خطۂ آسام میں تھی کامرُوپ
ساحرہ تھی جس کی رانی اِک 'بلا تھا جس کا رُوپ

تھی رعایا ساحرہ رانی کے گیسو کی اسیر
نوجواں کھاتے تھے اُس کے عشق کا سینے پہ تیر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حُسن میں تھی نُور پیکر، نام بھی تھا نُور شاہ
جادوئے آسام گیسُو، سحر بنگالہ نگاہ
زور سے جادو سے اپنے ایک دن اُس شوخ نے
کر لیا نخچیر مردانہ کو تیرِ سحر سے
واپسی میں دیر مردانہ کو جب ہونے لگی
دل کو نانک کے پریشانی عجب ہونے لگی
کونسی ہے وہ بِنا جو باعثِ تاخیر ہے
سوچتے تھے وہ سبب کیا ہے جو دامن گیر ہے
فکر یہ پیدا ہوئی نانک کے قلبِ زار میں
کیا خبر وہ کھو گیا ہو اجنبی بازار میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈھونڈھنے نکلے، گیا بستی میں مردانہ کہاں
شمع کو تھی جستجو، ہے اُس کا پروانہ کہاں
کس سے بولیں، کس سے پوچھیں، لوگ سب ہی اجنبی
پیرہن، پوشاک، صورت، بولی ٹھولی اجنبی
ٹھہرے اِک جا چلتے چلتے نزدِ قصرِ نورشاہ
سچ کہا ہے بے گماں ہوتی ہے دل سے دل کو راہ
آئینہ صورت جھلکتا تھا فضا میں روئے دوست
آ رہی تھی دامنِ موجِ ہوا سے بوئے دوست
ایک دل کہتا تھا کیوں آئے گا مردانہ یہاں
ایک دل کہتا تھا لیکن ہے وہ پروانہ یہاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کچھ تذبذب، کچھ پریشانی بھی، کچھ ہیجان بھی
شکلیں اندیشوں کی، دل کا آئینہ حیران بھی
چپ رہے، سوچا کئے، ٹھہرے رہے حیران سے
بات چھیڑیں یا نہ چھیڑیں قصر کے دربان سے
دیکھتے تھے غور سے خود قصر کے دربان بھی
سوچتے تھے کیوں کھڑا ہے دیر سے یہ اجنبی
ایک نے بڑھ کر کہا بتلائیے کیا کام ہے
کیوں کھڑے ہیں، کس طرف سے آئے ہیں، کیا نام ہے
بولے میں پنجاب کا باسی ہوں، نانک نام ہے
نیکیٔ اعمال کی تعلیم میرا کام ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

میرا ساتھی کھو گیا ہے، جس کا مردانہ ہے نام

دوپہر سے کھوج میں ہوں، دو گھڑی باقی ہے شام

کس سے پوچھوں، کیا کروں، ڈھونڈوں کہاں، جاؤں کہاں

مبتلا ہے کس بلا میں، یہ پتہ پاؤں کہاں

سحر کے آلات سے رانی نے سب باتیں سنیں

دوربیں اپنی اٹھا کر دیکھی شکلِ دلنشیں

سحر کی پھینکیں کمندیں، سر کئے جادو کے تیر

تاکہ ہو نخچیر دل، نانک بھی ہوں اس کے اسیر

ہاتھ مارے، مرچ پھونکی، تیل کو لو کا دیا

مائی کالی کی جبیں پر خون کا ٹیکا دیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھتی تھی اِک حصارِ نُور ہے اُس کے قریں
بند ہو جاتا ہے جادو چل کے بھی چلتا نہیں

سحر کو ناکام جب دیکھا تو حیراں ہو گئی
مثلِ گیسو پیچ کھا کھا کر پریشاں ہو گئی

سحر جو باقی رہا تھا اب وہ تھا اُس کا جمال
نین امرت کے کٹورے بس بھری ناگن وہ بال

اس نے نانک کو بُلایا تاکہ پھر جادو کرے
بسملِ تیغِ نگاہ و کُشتۂ ابرو کرے

آئے جب نانک تو اُٹھی ایک انگڑائی کے ساتھ
خیر مقدم کو بڑھی وہ پوری رعنائی کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تختِ زر پر بیٹھ کر جادو بیاں، جادو نگاہ
حاکمانہ شان سے نانک سے بولی نور شاہ
ہوتے ہیں جاسوس اکثر جوگیوں کے بھیس میں
کیا غرض ہے؟ آپ کیوں آئے ہیں میرے دیس میں
بولے، میرے ظاہر و باطن کا یکساں بھیس ہے
ایک ہے بھارت تو یہ بستی بھی میرا دیس ہے
میں کسی سلطان کا جاسوس یا نوکر نہیں
ہوں محبّت کا پیامی دل مرا پتھّر نہیں
راستی ہے میرا مسلک، بندۂ یزداں ہوں میں
خیر خواہِ ہر بشر ہوں، صاف سا انساں ہوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بندگانِ رب کو رب کی راہ دکھلاتا ہوں میں
آدمی میں آدمی کی چاہ پھیلاتا ہوں میں

ہے مجھے کھوئے ہوئے ساتھی کی اپنے جُستجو
دوپہر سے ڈھونڈتا پھرتا ہوں اُس کو کُو بکُو

ہنس کے بولی، فکر و غم ساتھی کا فرمائیں نہ آپ
وہ ہمارے پاس ہے محفوظ گھبرائیں نہ آپ

کہہ کے یہ اُس نے اُٹھایا سحر کا اپنے سِتار
راگ چھیڑا، تان کھینچی، پھر کیا جادُو کا وار

جُنبشِ ابرُو سے رانی کے کنیزیں جھوم کر
رقص کرنے کو اُٹھیں اِک دائرے میں گھوم کر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رات کے گیسو کھلے اُس سمت، ڈوبا آفتاب
دخترِ رز جاگی اِدھر جیسے کوئی مستِ شباب

دو کنیزیں ساتھ مردانہ کو لائیں اِس طرح
باندھ کر لائے شکاری بَن سے آہو جس طرح

ساز اور سنگیت کا جادو جگا دینے کے بعد
ناوکِ حُسن و جوانی سب چلا دینے کے بعد

اُس نے دیکھا جانبِ نانک تو وہ تھرّا گئی
پرتوِ قہرِ الٰہی دیکھ کر گھبرا گئی

ساز پھینکا، جام توڑے، دوڑ کر دیوانہ وار
گر پڑی نانک کے قدموں پر وہ ہو کر شرمسار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رو کے بولی تو جہاں میں ایشور کی شان ہے
جو ترے پیکر میں پنہاں ہے وہی بھگوان ہے
گڑگڑائی، کر مری جانب سے اپنے دل کو صاف
ہاتھ جوڑے کہہ کے یہ، کر میری تقصیریں معاف
دیکھ کر شفقت سے فرمایا کہ جا دو چھوڑ دے
رب سے رشتہ جوڑ لے شیطاں سے ناتا توڑ دے
سر کو قدموں سے اٹھا کر پھر یہ بولی نور شاہ
مجھ کو بتلا دیجیے تسکینِ روحانی کی راہ
بولے، دل میں یاد اپنے رکھ سدا کرتار کی
بس یہی ہے اک دوا سنسار کے آزار کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شاہ و حاکم کو رعایا سے محبّت چاہیئے
مہربانی، شفقت و رحم و عدالت چاہیئے

ابرِ بارانِ کرم جل تھل برس کے بھر گیا
بے خبر کو واقفِ اسرارِ ہستی کر گیا

اِک گُنہگارِ خدا راہِ ہدایت پا گیا
یہ کرامت تھی کہ رانی میں تغیّر آ گیا

دُور شامِ تار کا سارا اندھیرا ہو گیا
آتے ہی شمعِ فروزاں کے اُجالا ہو گیا

مُوجبِ پاکیزگی تھی وہ ہدایت کی نگاہ
دُھل کے اُجلا ہو گیا دامانِ قلبِ نورشاہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سیاحتِ وطن

آدمی کو درسِ اخلاقِ حسن دیتا ہوا
جزوِ ایماں جذبۂ حُبِّ وطن دیتا ہوا
بستیوں میں ناگ اور میزو قبائل کی گیا
ظُلمتوں میں آگہی کا نُور پھیلاتا ہوا
تبّت و نیفا کی اُونچی چوٹیاں وہ برف زار
ہر نظارا شاہکارِ قدرتِ پروردگار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کب بنائی ہے یہ دھرتی بَیر کرنے کے لئے
آدمی کو دی ہیں آنکھیں سَیر کرنے کے لئے
اپنی دھرتی پیار کی دھرتی ہے دیتی ہے پیام
بامسلماں اللہ اللہ، بابرہمن رام رام
پٹنہ و کاشی و پوری، وادیٔ کشمیر میں
شہرِ دہلی، پرتھوی راجاؤں کی جاگیر میں
اُس نے یہ کہہ کر مساوات و اخوّت عام کی
نام دو ہیں، ذات واحد ہے رحیم و رام کی
قریہ قریہ پا پیادہ ہند ساگر تک گیا
ارضِ لنکا سے وہ بدری ناتھ مندر تک گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ٹھہرا سجّن کی سرا میں جب بہ ایمائے دلی
اِک عنایت کی نظر نے کر دیا ٹھگ کو ولی
بر مزارِ حضرتِ گنجِ شکرؒ وہ خوش سیر
بھر کے آیا اپنے دامن میں ارادت کے گہر
خسروِ اقلیمِ عشق و آگہی بابا فریدؒ
کاشفِ سرِّ حقیقت، پیکرِ خُلقِ حمید
کافیوں میں جس کی تعلیمِ نیاز و ناز تھی
جس کی ہر آوازِ دل اللہ کی آواز تھی
بے تکلف یہ مِلن تھا دوست کے غمخوار سے
سچ ہے بُوئے یار آتی ہے نہ کیم یار سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چار اطرافِ وطن میں وہ سفر کرتا ہوا
دل کے پیمانوں میں امرت پیار کا بھرتا ہوا

آیا تلونڈی میں واپس ملنے وہ احباب سے
باپ، ماں، اہل و عیال و خواہر بیتاب سے

دیکھی پوشاکِ گدایانہ تو مادر رو پڑی
سامنے بھائی کے جب آئی تو خواہر رو پڑی

جب خوشی پائی تو دردِ غم زیادہ ہو گیا
باپ نے بیٹے کو دیکھا آبدیدہ ہو گیا

سُلکھنی دیوی خوشی کے اشک برساتی ہوئی
آئیں چھونے کو پتی کے پاؤں شرماتی ہوئی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

باپ کے پائے مُبارک پر جُھکے دونوں پسر
گود میں اپنی پدر نے لے لیا مُنھ چوم کر
جب خبر پائی تو ملنے کے لئے رائے بلار
آگیا جھنتہ کے گھر ہو کر خوشی سے بے قرار
مولراجِ دل حزیں بے چین ہو کر یاد سے
آیا تلونڈی میں ملنے نامور داماد سے
ماں کی حسرت تھی بدل دیں جو گیا پوشاک کو
پیکرِ نازک پہ پہنیں خوشنما پوشاک کو
پیار سے بولیں کہ ماں کا شوق ہے اک بار باندھ
پھینک دے کھدّر کی پگڑی ریشمی دستار باندھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زرد موٹے سوت کا کُرتا تجھے زیبا نہیں
میرے بچّے میری آنکھوں کو بھلا لگتا نہیں
ریشمی پوشاک زیبِ تن کرو ماں دیکھ لے
رکھے تھے سی سی کے یہ کُرتے تمہارے واسطے
مُسکرائے آپ، بولے مادرِ مشفق مجھے
جو دیا ہے میرے رب نے پیرہن وہ خوب ہے
میں نے یہ پوشاک پہنی ہے خدا کے واسطے
میری ساری زندگی ہے کبریا کے واسطے
گھر گرہستی بھی نہیں ہوں لے گرہستی بھی نہیں
میری ہستی بھی ہے لیکن میری ہستی بھی نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عینِ فطرت ماں کی اُلفت ہے پسر کے واسطے

مادرِ مشفق ہے قدرت بھی بشر کے واسطے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حملۂ بابر

مرضیٔ خالق سے تلونڈی میں فرما کر قیام
آپ پھر کرنے لگے اپنے سفر کا اہتمام
ٹھہر کر ملتان میں، لاہور میں، پسرور میں
آگئے پھر مرضیٔ خالق سے سیدپور میں
یک بیک وہ حملۂ افواجِ بابر، الاماں
سندھ سے تا آگرہ اِک شورِ محشر، الاماں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہرِ سیّد پور میں آفت مچادی فوج نے
آدمی کے خون کی ندّی بہادی فوج نے
لوگ تھے مغضوب تو قہرِ خدا تھا سامنے
جو کہا تھا مردِ حق نے آ رہا تھا سامنے
آپ ویرانی پہ ویرانیٔ نگر کی رُو گئی
پیش گوئی تھی لبِ صادق کی پوری ہو گئی
ہوتے ہیں برباد یونہی شہرِ نسیانِ قصور
ٹوٹتا ہے قہر بڑھ جاتا ہے جب فسق و فجور
بس بھری ناگن ہے دنیا اپنے ہر افسوں کے ساتھ
یہ کہاوت ہے کہ گھن بھی پستے ہیں گیہوں کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

معتمدِ بابر کا تھا سردارِ لشکر میر خاں
ظلم سے نانک کو بھی پہنا دیں جس نے بیڑیاں
دوسروں کے ساتھ نانک کو بھی چکّی دی گئی
جس قدر ممکن تھی سختی، اتنی سختی کی گئی
قیدیوں پر ظلم ہوتا تھا تو رو دیتا تھا دل
سینۂ نانک میں غم سے کروٹیں لیتا تھا دل
غم رسیدہ، مضطرب، بے چین، بیکل، بیقرار
نالہ و فریادِ ابنائے وطن پر اشک بار
خاک کا دامن بشر کے خون سے گلنار تھا
جذبۂ حبِّ وطن پر قتل و غارت بار تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خیبر تھا شہر میں نہاں ہندوستاں کے واسطے
کرتے تھے رب سے دعا امن و اماں کے واسطے

قیدیوں کی صورتِ زار و پریشاں دیکھنے
میر خاں خود آگیا اک روز زنداں دیکھنے

دیکھتا پھرتا تھا وہ زندانیوں کا حالِ زار
کوئی گریاں، کوئی فریادی تھا، کوئی بیقرار

دیکھا اِک قیدی خدا کی یاد میں مصروف ہے
سب سے غافل کبریا کی یاد میں مصروف ہے

عالمِ انوار میں وہ مست ہے، مدہوش ہے
اس کی چکّی چل رہی ہے اور وہ خاموش ہے

.urdukutabkhanapk.blogspot.

خود بخود چکّی کا چلنا دیکھ کر حیراں ہوا
عارفِ کامل ہے یہ سوچا تو وہ لرزاں ہوا
ناظمِ زنداں سے پوچھا کون ہے یہ، کیا ہے نام
یہ کہا اس نے، ہے نانک نام ذکرِ رب ہے کام
بے گماں عارف ہے یہ حق کا ولی لاریب ہے
اس کی چکّی جو چلاتا ہے وہ دستِ غیب ہے
میر خاں کانپا کہیں نازل نہ ہو قہرِ خدا
اُس نے سارا واقعہ بابر سے جا کر خود کہا
سُن کے بابر نے کہا نانک کو بلواؤ یہاں
ہم بھی دیکھیں گے انھیں زنداں سے لے آؤ یہاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آئے جب نانک تو خود بابر ٹھٹھک کر رہ گیا

دیدۂ دل مہرِ تاباں سے جھپک کر رہ گیا

کیفیت طاری ہوئی ایسی کہ دل تھرّا گیا

گرمیٔ انوار سے رُخ پر پسینہ آگیا

اُس نے گھبرا کر کہا اے پیکرِ صدق و یقیں

آپ ہیں مہماں ہمارے آج سے قیدی نہیں

قید کی تکلیف و زحمت پر مجھے افسوس ہے

آپ کی بے جا حراست پر مجھے افسوس ہے

پانی پت میں لودھیوں کی فوج پر غالب ہوں میں

آپ سچّے ہیں دُعائے خیر کا طالب ہوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سُن کے نانک نے کہا اے صاحبِ شان و وقار
جنگ میں نصرت کرے گا آپ کی پروردگار
سات کشتیں آپ کی ناظم رہیں گی ہند میں
بادشاہ و والی و حاکم رہیں گی ہند میں
لوگ چھوٹیں گے جفا و جورِ نو ایجاد سے
ہند کی عظمت بڑھے گی آپ کی اولاد سے
حکم دیتا ہے خدا لاتفسدُ فی الارض کا
پاس رکھنا چاہیئے حاکم کو اپنے فرض کا
قتل و غارت، کُشتِ خوں اللہ کو بھاتا نہیں
ورنہ وہ لاتفسدُ فی الارض فرماتا نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فرض ہے حاکم کا ہو اپنی رعایا کا رفیق
رحم دل، عادل، مدبّر، عاقبت بین و خلیق
بیکس و مظلوم کا انصاف پانا سہل ہو
حاکموں کے پاس فریادی کا آنا سہل ہو
جیسا راجہ ویسی پرجا، یہ کہاوت ہے اگر
شیوۂ حاکم کا ہوتا ہے رعایا پر اثر
طیش میں خوفِ خدا اور عیش میں یادِ خدا
جو کبھی بھولے گا ملے گی اس کو دنیا میں سزا
عدل پر ہوتا ہے مبنی سلطنت کا انتظام
ورنہ اِک دن ٹوٹ جاتا ہے حکومت کا نظام

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھئے انجام اپنے پیشرو سُلطان کا
دل اُلٹ جاتا ہے اہلِ ظلم سے انسان کا
گرم و تازہ خوں کا دریا دُور تک بہتا نہیں
ظلم ڈھانے والا حاکم دیر تک رہتا نہیں
سُن کے بابر نے کہا، اے میر اقلیمِ یقیں
بیگنا ہوں پر ستم ڈھانا مری عادت نہیں
سلطنت میری اگر قائم ہوئی تو باخُدا
بول بالا ہوگا میرے دَور میں انصاف کا
دل فدائے وادیٔ گنگ و جمن ہو جائیگا
آپ کا ہندوستاں میرا وطن ہو جائیگا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دستگیری کیجئے، مجھ کو نصیحت کیجئے
جب غلط اُٹھّے قدم، میری ہدایت کیجئے

محکم و مضبوط میری سلطنت ہو جائے گی
آپ کی رحمت سبیلِ عافیت ہو جائے گی

سُن کے نانک نے کہا حق سے محبّت ہی مجھے
دولتِ دنیا کی لالچ ہے نہ حاجت ہی مجھے

ظلم سے دامن کشاں رہیئے، عدالت کیجئے
فضلِ رب سے عمر بھر اپنی حکومت کیجئے

ہوں دُعاگو آپ کی فرماں روائی کے لئے
عرض کرتا ہوں اسیروں کی رہائی کے لئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسکرا کر بولا بابر قید خانہ توڑ دو
میر خاں زنداں کے سارے قیدیوں کو چھوڑ دو

یہ دُعا نانک نے دی اللہ تجھ کو اوج دے
تاج بخشے، تخت دے، گنجینہ بخشے، فوج دے

خیمۂ بابر سے نکلا نُور پیکر اس طرح
ابر کے دامن سے نکلے مہرِ تاباں جس طرح

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چوتھا سفر

شہروں شہروں ہند میں دیتا ہوا درسِ نیاز
آگیا سالک خدا کا بر سرِ ارضِ حجاز
اِس سفر میں ستگورو کے ساتھ مردانہ بھی تھا
شمع کی لَو نور افشاں تھی تو پروانہ بھی تھا
حاجیوں کی زیبِ تن پوشاک درویشوں کا حال
دل میں دردِ عشقِ ربِّ روئے مبارک پُر جمال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ معظّم شہرِ مکّہ، وہ مدینے کا دیار

کوچے کوچے گشت جیسے جستجوئے حُسنِ یار

محسنِ عالم سے اُلفت، گنبدِ خضرا سے عشق

دوستدارِ آدمی، اللہ کے شیدا سے عشق

سنگِ اسود محترم اس ذات کی نسبت سے ہے

بندگی مقبولِ باری قلب کی رغبت سے ہے

صحنِ کعبہ میں عبادت جذبِ ایمانی کے ساتھ

دل بھی ہر سجدے میں جُھک جاتا تھا پیشانی کے ساتھ

نشۂ وکیفِ عبادت جب زیادہ ہو گیا

محویّت کے حال میں وہ دو گھڑی کو سو گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیکرِ بیدار فطرت نیند میں غافل نہ تھا
چشمِ ظاہر بند تھی، خوابیدہ لیکن دل نہ تھا
پائے اقدس سوتے سوتے ہو گئے سمتِ حرم
اس ادائے خواب پر کچھ معترض ہو کر بہم
آئے نانک کے قریں اور طیش میں بولے وہ سب
کس قدر گستاخ ہے تو بے تمیز و بے ادب
پاؤں تیرے سمتِ کعبہ ہیں ادب سے کام لے
سونے والے جاگ استغفار کر، خیرات دے
کھول کر آنکھیں وہ بولا اے شیوخِ محترم
سوتے سوتے پیر میرے ہو گئے سوئے حرم

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں مگر ناآشنائے شوکتِ کعبہ نہیں
کوئی بھی انساں مکلّف نیند میں ہوتا نہیں
مجھ کو اس طرزِ عمل پر آپ سے شکوا نہیں
رازِ تعمیرِ حرم کو آپ نے سمجھا نہیں
موڑ دو میرے قدم حق کا جدھر جلوا نہ ہو
پیر میرے اس طرف کر دو جدھر کعبہ نہ ہو
پیر تھامے، "تاکہ وہ سمتِ حرم سے موڑ دیں
زور دکھلا کر دلیل و حجّتِ حق توڑ دیں
ہر روایت موڑتے تھے پائے اقدس وہ جدھر
اُس طرف عکسِ حرم آتا تھا آنکھوں کو نظر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ کرامت دیکھ کر لرزاں ہوئے، حیراں ہوئے
اپنے طرزِ ناروا پر نادم و گریاں ہوئے
صاحبِ کشف و کرامت مان کر تھرّا گئے
حلقۂ اہلِ عقیدت میں وہ کھنچ کر آ گئے
عشق کی نازک کلی شاخِ وفا میں کھِل گئی
رہبرِ کامل ملا تو حق کی منزل مِل گئی
قرأتِ قرآن و حجِ کعبہ و صوم و صلات
اُس نے سمجھا یا عبادت ہے طریقِ یادِ ذات
ہوں طریقِ بندگی سو، ہے مگر مقصود ایک
یعنی دل مانے کہ خالق ایک ہے معبود ایک

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دامنِ دل دولتِ اخلاق سے بھرتے رہو
اپنے پیغمبر کی سنّت پر عمل کرتے رہو

آنے والا خاک میں تخمِ محبّت بو گیا
حلقۂ احباب سے مِل کر وہ رخصت ہو گیا

حکمِ خالق سے مگر اس کا سفر جاری رہا
پہنچا ارضِ نیل پر نامِ خدا لیتا ہوا

نقشِ پا ملتے ہیں اُس کے شام میں لبنان میں
درسِ حق دیتا ہوا پہنچا وہ ترکستان میں

وہ محبّت کا پیامی، دوستوں کے بھیس میں
مصر سے نکلا تو پہنچا جرمنوں کے دیس میں

نسلِ آدم کو پیامِ امن دے کر دُور دُور
جادۂ حق کا مسافر آگیا کرتار پور

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وصال

ایشور نے کام جو سونپا تھا پورا ہو گیا
صاحبِ بیدار دل فرشِ رضا پر سو گیا
خاک کے پیکر سے نورِ رُوح چھن کر رہ گیا
زیرِ چادر جسمِ نانک پھول بن کر رہ گیا
منتقل انگد میں نورِ شمعِ عرفاں ہو گیا
مہر کی ضَو سے ستاروں میں چراغاں ہو گیا
رشتۂ اخلاص جوڑا اُس نے انسانوں کے ساتھ
وہ یگانہ بن گیا تھا سارے بیگانوں کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تعلیمات

آدمیت جاگ اُٹھی اس کی تعلیمات سے
نُور کی رَو پھُوٹ نکلی پردۂ ظلمات سے

اُس نے فرمایا خدائے دیر و کعبہ ایک ہے
عالمِ کثرت کو پیدا کرنے والا ایک ہے

اُس نے فرمایا ازل سے تا ابد باقی ہے وہ
بزمِ امکاں رندِ بادہ نوش ہے ساقی ہے وہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُس نے فرمایا کہ حق موجود تھا قبلِ ازل

اُس نے فرمایا کہ خالق لَم یلِد ہے لَم یزَل

اُس نے فرمایا کہ حق ہے حی و قیّوم و عظیم

اُس نے فرمایا کہ بحر و بر کا خالق ہے رحیم

اُس نے فرمایا کہ حق قادر بھی ہے عادل بھی ہے

وہ بصیر و ناطق و عالم بھی ہے، عاقل بھی ہے

اُس نے فرمایا کہ وہ مختار ہے، غفّار ہے

خالقِ ابر و ہوا و خاک و برگ و بار ہے

اُس نے فرمایا کہ خالق ایک ہے اور لاشریک

کوئی بھی اُس کی مشیّت میں نہیں ہوتا شریک

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُس نے فرمایا رضائے حق پہ خود کو چھوڑ دو
دامِ باطل اور زنجیرِ ہوس کو توڑ دو

رُوحِ انساں بے رضائے خالقِ مرگ و حیات
قیدِ زنجیرِ الم سے پا نہیں سکتی نجات

آبِ دریائے مقدّس قلب دھو سکتا نہیں
بے محبّت عمر بھر دل پاک ہو سکتا نہیں

کون جانے اُس نے کیوں سنسار کو پیدا کیا
حُسنِ دنیا پر بشر کو کس لئے شیدا کیا

عزّت و ذلّت کا دینا ہے اُسی کے ہاتھ میں
سب حسابِ عمر لینا ہے اُسی کے ہاتھ میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حُکم سے اُس کے بشر کو عشق کی دولت مِلی
ساری مخلوقات پر انسان کو عزّت مِلی
امرِ رب کو جو سمجھ لے وہ گھمنڈ کرتا نہیں
آدمی اپنی انا کے زعم میں مرتا نہیں
کوئی اُس کی بخششوں کا کر نہیں سکتا شمار
کوئی اُس کی قدرتوں کا کر نہیں سکتا حصار
کون کر سکتا ہے اُس معبُود کی حمد و ثنا
رحمِ مادر میں جو پہنچاتا ہے بچّے کو غذا
حاضر و ناظر بھی ہے وہ مخفی و مستوُر بھی
شاہدِ پردہ نشیں نزدیک بھی ہے دُور بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُس کا ہر قانون محکم ہے، بدل سکتا نہیں

آدمی اُس کی حکومت سے نکل سکتا نہیں

ہے محبت عدل میں شامل کہ وہ رحمان ہے

روبرو نہ پربھو کے لیکن کرم ہی سے مان ہے

بلشن، خالق کو کرے کیا ایسی کوئی نذر ہے

ذکرِ رب دل سے کرے انسان تو اُسکی قدر ہے

خلق کا خالق ہے وہ، اُس کا کوئی خالق نہیں

صرف وہ رازق ہے کوئی دوسرا رازق نہیں

کوئی بھی اوصافِ رب گن کر بتا سکتا نہیں

حق کی صورت کوئی بھی بُت گر بنا سکتا نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صوتِ حق ہے اور لبِ مرشد حجابِ ساز ہے
سُن کہ مُرشد کی صدا میں رام کی آواز ہے
وید ہیں مُرشد کی باتیں، علم و حکمت سیکھ لے
جادۂ حق دیکھ لے، سرّ حقیقت سیکھ لے
صُورتِ مُرشد سے ظاہر برہما کا رُوپ ہے
مہرِ تاباں ایشور ہے، اور مُرشد دھُوپ ہے
نام میں اُس کے بڑی عظمت ہے اُس کا نام لے
جادۂ حق کے مُسافر اُس کی رسّی تھام لے
ایشور ہے، رام ہے، گوپال ہے، کرتار ہے
خالقِ کونین ہے وہ مالک و مختار ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رب کی خوشنودی سے بڑھ کر کوئی بھی تیرتھ نہیں
حق رہے راضی تو ہے یہ حجِ اکبر بالیقیں
تیرے مُرشد کی اگر تجھ پر نظر ہو جائے گی
بیش قیمت عقل تیری مثلِ زر ہو جائے گی
نیک ہوں اعمال تو انسان پائے گا نجات
ورنہ لاحاصل ہے سارا خاکدانِ کائنات
بھول مت جانا کہ یہ ہی ایک ہی حکمت کی بات
یاد رکھنا ساری دنیا کی ہے خالق ایک ذات
عشق کی دُھن میں اگر لیتا ہے کوئی اُس کا نام
دونوں عالم میں وہ رہتا ہے ہمیشہ شادکام

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دُور اُس کے نام کی عظمت سے ہوتے ہیں گُناہ
زحمت و غم مانگتے ہیں اُس کی رحمت سے پناہ
بے گماں اُس پر کُھلیں گے جو کرے گا ذکرِ رب
زہد کے، دُنیا کے، تن کے، رازِ مخفی سب کے سب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دُعا

واسطہ نانک کا یارب ہند کو توقیر دے
قوّتِ جہد و عمل دے، جذبۂ تعمیر دے

اے خدا شیرازۂ نظمِ چمن کو باندھ دے
رشتۂ اخلاص سے سارے وطن کو باندھ دے

ایک لے ہو ایک نغمہ، ایک سرگم ایک ساز
ایک منزل ہو وطن کی اے خدائے بے نیاز

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک ہی آواز نکلے بربطِ صد تار سے
کٹ مریں دشمن وطن کے ایکتا کی دھار سے
فرقہ فرقہ میں رواداری بھی ہو، ایثار بھی
ہو قلم بھی ہاتھ میں اور تیغِ جوہر دار بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ دوئم

شری انگد دیو

سراپا عشق ہے، عینِ وفا ہے
کہ انگد دیو، نانک دوسرا ہے
کرم کرتار کا اُس پر ہوا ہے
محبّت میں جو تیری مُبتلا ہے
شرن میں جو بھی تیری آ گیا ہے
اُسے کلیان کا ساحل مِلا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نہ ڈوبی ہے، نہ ڈوبے گی وہ کشتی
کہ جس کشتی کا انگد ناخدا ہے
جسے بخشی گئی ہے چشمِ بینا
تری صورت میں رب کو دیکھتا ہے
گورو نانک سے نانک تک ہے، نانک
یہاں جو ابتدا ہے انتہا ہے
بہ سمتِ فطرتِ انسانِ کامل
ترا ہر نقشِ پا اک رہنما ہے
مساوات و اخوّت، صدق و وحدت
یہی بھگتی کا سیدھا راستہ ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لپی ایجاد کی ہے گورمکھی کی
قیامت تک جو زندہ معجزا ہے
ستی کی رسم کو تُو نے مِٹا کر
بڑا احسان عورت پر کیا ہے
سخی داتا ہے تُو، مفلس ہے نظمی
ترے دستِ عطا کو دیکھتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانک سوئم

شری امرداس

خداشناس امرداس رہبر کامل
ہے جس کے سینے میں نانک کا عارفانہ دل
وہ تاجدارِ عبادت، وہ کاشف و عامل
وہ پیشوائے صداقت، وہ خسروِ عادل
وہ انتشار میں سرچشمۂ سکونِ دل
وہ صد حوادثِ طوفانِ دہر میں ساحل

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بہارِ بن کے جو آیا تھا دیں کے گلشن میں
تھی جس کی ذات سے دنیا میں رونقِ محفل

وفا و عشق کی محفل میں نکہتِ خوشبو
جفا و جَور کی گردن پہ خنجرِ قاتل

تری نظر نے اُبھارا ہے صدق کا سورج
تری نگہ نے ڈبوئی ہے کشتیِ باطل

ملی تھی تجھ کو تجلّی وہ نورِ نانک کی
کہ جیسے چاند کا سورج سے جگمگائے دل

ہر ایک ذرّے میں پنہاں ہے نور اور شکتی
کہ پھول پھول نگارِ ازل کی ہے محمل

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہے تیرے فیض کا اِک جام بادلی صاحب
کہ جس سے پیاس میں ہوتے ہیں سیر اہلِ دل
بسایا بھوتوں کی دھرتی پہ تو نے گوئند وال
کہ ٹھہر سکتا نہیں حق کے رُوبرُو باطل
کرم سے یُوں دلِ نظمی کو کر دے مستغنی
کہ پھر نہ ہو کبھی دُنیا کے حُسن پر مائل

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ چہارم

شری رام داس

لَو جو کرتار سے لگاتا ہے
اُلفت رام داس پاتا ہے
جو ترے آستاں پہ آتا ہے
خوف و غم سے نجات پاتا ہے
جب ترِا نام یاد آتا ہے
دل سکون و قرار پاتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیرے پیکر میں نورِ نانک کا
مثلِ خورشید جگمگاتا ہے
مغلِ اعظم بہ خسروانہ شان
تیرے قدموں پہ سر جُھکاتا ہے
ہر کا مندر ہے مسجدِ توحید
بُت کدہ کعبہ بنتا جاتا ہے
عظمت و شوکتِ فقیرانہ
ہر بشر سر جُھکا کے آتا ہے
تو شرف آدمی کا، خلقت میں
اپنے کردار سے بتاتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیری تعمیر ہے ہری مندر
تو ہری کے جگت کا داتا ہے
تو سکھاتا ہے وحدتِ انساں
سارے عالم سے تیرا ناتا ہے
نظمیؔ دل حزیں عقیدت کے
تیری چوکھٹ پہ گُل چڑھاتا ہے

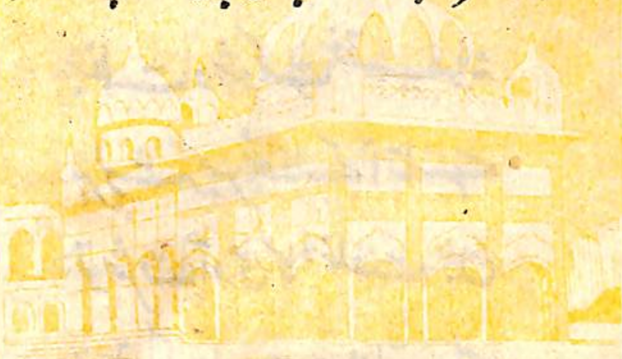

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ پنجم

شری ارجن دیو

پیامِ امن واماں ہے، پیام ارجن کا
رہے گا زندۂ جاوید نام ارجن کا

رہے گی گردشِ پیمانۂ شرابِ الست
نہ رُک سکے گا کبھی دَورِ جام ارجن کا

لہو سے روئے مبارک کی سُرخروئی دیکھ
دمک اُٹھا رُخِ ماہِ تمام ارجن کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.co

بنامِ حق جو اجل کو قبول کرتے ہیں
انہی شہیدوں میں شامل ہے نام ارجن کا

صدا خلوص کی تحلیل ہو نہیں سکتی
فضا میں گونج رہا ہے کلام ارجن کا

غروب ہوتا نہیں آفتابِ صدق و صفا
نہ چھپ سکے گا نگاہوں سے نام ارجن کا

تمام عمر کٹی آدمی کی خدمت میں
کہ پیشوائیٔ انساں تھا کام ارجن کا

وہ کون دل ہے نہیں جس میں یاد ارجن کی
وہ کون لب ہے نہیں جس پہ نام ارجن کا

جہاں خرد بھی لباسِ جنوں پہنتی ہے
وہی مقام ہے نظمی مقام ارجن کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانک ششم

شری ہرگوبند

خسروِ عارفاں ہے ہرگوبند
پیشوائے جہاں ہے ہرگوبند
آفتابِ سپہرِ عرفاں ہے
نیّرِ آسماں ہے ہرگوبند
نورِ نانک کی ہے درخشانی
جلوہ ساماں جہاں ہے ہرگوبند

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غمزدوں کا معین اور یاور
مونسِ بیکساں ہے ہرگوبند

راہِ تسلیم و جادۂ حق پر
رہبرِ انس و جاں ہے ہرگوبند

جس نے پیری کی تیغ بھی باندھی
وہ امیرِ جہاں ہے ہرگوبند

خوف سے اہلِ ظلم لرزاں ہیں
ایک شیرِ ژیاں ہے ہرگوبند

ہے نرنکار کا جہاں سایہ
آپ کا آستاں ہے ہرگوبند

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی ہے تختِ اکال کی تعمیر
یعنی شاہِ جہاں ہے ہرگوبند
بے نیازِ غمِ زمانہ ہے
جس پہ بھی مہرباں ہے ہرگوبند
مانگ جو مانگنا ہے اے نظمیؔ
بادشاہِ جہاں ہے ہرگوبند

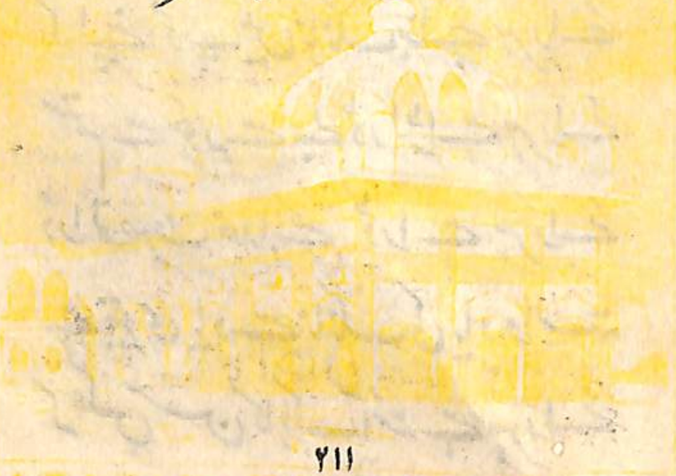

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانک ہفتم

شری ہر رائے

چراغِ روشنِ عشق و وفا ہے ہر رائے
کہ اپنے رُوپ میں نانک بنا ہے ہر رائے
سِتم سے جَور سے بے ڈر لڑا ہے ہر رائے
ڈرا تو صرف خدا سے ڈرا ہے ہر رائے
ہے تیری یاد سے نانک کی یاد وابستہ
کہ عکسِ حُسن کا اِک آئنہ ہے ہر رائے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گمان و وہم کی کھلتی ہیں گتھیاں جس سے
وہ ایک ناخنِ عقدہ کشا ہے ہر رائے
چمن میں دھرم کے رنگِ بہار ہے جس سے
کہ پھول پھول میں جلوہ نما ہے ہر رائے
جفا و جور کی کٹتی ہیں گردنیں جس سے
نیامِ عدل میں تیغِ وفا ہے ہر رائے
بشر کی، جانبِ اللہ، رہبری کے لئے
چراغِ منزلِ راہِ خدا ہے ہر رائے
بحال جس سے ہوئیں مسندوں کی تنظیمیں
وہ دستِ قوّتِ اہلِ وفا ہے ہر رائے

ww.urdukutabkhanapk.blogspot.co

جو اُس کے ساتھ ہے گمراہ ہو نہیں سکتا
وہ حق شناس، وفا آشنا ہے ہر رائے
قریب کر دیا جس نے خدا سے بندے کو
وہ میرِ کارواں، وہ رہنما ہے ہر رائے
جُھکا ہے اِس لئے نظمی کا سر عقیدت سے
کہ زیرِ دستوں کے سر کی رِدا ہے ہر رائے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ ہشتم

شری ہرکشن

نانکِ ہشتم چراغِ معرفت — ہرکشن شاداب باغِ معرفت
تُو ضیائے شمع عرفانِ حیات — تُو تجلّیٔ چراغِ معرفت
ہونا ہے جلووں سے تیرے بایقیں — اور بھی روشن دماغِ معرفت
ہو گیا سیراب ہر اِک تشنہ کام — جب دیا تُو نے ایاغِ معرفت
رہبری سے آپ کی ملتا گیا — اہلِ بینش کو سراغِ معرفت
بنگلہ صاحب پر کنوئیں سے آپ کی — آج تک ہے ایک باغِ معرفت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہیضہ میں پانی شفا جس نے پیا
چرن امرت کا ایاغ معرفت

غَوفگن تھا کمسنی کے باوجود
آپ کے دل میں چراغِ معرفت

ساقیٔ خُم خانۂ عرفانِ حق
آپ نے بخشے ایاغِ معرفت

تو سوادِ یاس میں شمعِ اُمید
تو رہِ حق میں چراغِ معرفت

نظمیؔ بادہ کشِ توحید کو
دیجیے بھر کر ایاغِ معرفت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ نہم

شری تیغ بہادر

اے خسروِ اقلیمِ وفا تیغ بہادر
اے پیکرِ اخلاص و رضا تیغ بہادر
اے کشتۂ شمشیرِ جفا تیغ بہادر
اے راہبرِ راہِ خدا تیغ بہادر
تُو نے کیا ایثار سے انساں کو شناسا
تُو نے کیا اخلاق کی دُنیا میں اُجالا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سر تیرا کبھی جھک نہ سکا ظلم و جفا سے
آواز تری دب نہ سکی اہلِ دغا سے
ہر شاخِ ستم ٹوٹ گئی تیری دعا سے
تو ہاتھ پہ سر لے کے چلا حُسنِ ادا سے

ثابت ہوا تو حق کا پیامی تھا جہاں میں
آوازِ محبت تھی ترے سوزِ بیاں میں
تو نجمِ وفا، حق و صداقت کا ستارا
دیکھا نہ گیا تجھ سے تباہی کا نظارا

ڈوبے ہوئے انساں کو ملا تجھ سے کنارا
بگڑی ہوئی تہذیب کے گیسو کو سنوارا
ہر دور ترے درد کا افسانہ کہے گا
انساں پہ ہمیشہ ترا احسان رہے گا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تُو جس کو ملا اُس نے نرنکار کو پایا
اعلیٰ ہے ترا مرتبہ، اُونچا ترا پایا
سر جس نے عقیدت سے ترے در پہ جُھکایا
نِردھیوں کا سرمایہ میسّر اُسے آیا
تُو رہبرِ اخلاق ہے، ایثار کا حامی
نظمی بھی ہے لاکھوں میں ترا ایک سلامی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نانکِ دہم
شری گوبند سنگھ

ہادیٔ ہندوستاں گوبند سنگھ — علم و دانش کا نشاں گوبند سنگھ
زندگی کا رازداں گوبند سنگھ — حامیٔ امن واماں گوبند سنگھ

کامیاب و کامراں گوبند سنگھ
حُرّیت کا پاسباں گوبند سنگھ

میرِ افواجِ گراں گوبند سنگھ — حق پرستی کا نشاں گوبند سنگھ
خالصہ کا پاسباں گوبند سنگھ — تاجدارِ عارفاں گوبند سنگھ

حاملِ عزمِ جواں گوبند سنگھ
طاقتِ شیرِ ژیاں گوبند سنگھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ مسافر الشعور کی راہ کا　　وہ پیامی آدمی کی چاہ کا
وہ پریمی رام اور اللہ کا　　دل غنی، رُخ پر تجمّل شاہ کا
افتخارِ خسرواں گوبند سنگھ
ستگورو عظمت نشاں گوبند سنگھ

امتحاں پر امتحاں ہوتا رہا　　راہِ حق میں لختِ دل کھوتا رہا
خاک میں تخمِ وفا بوتا رہا　　سُرخرو منہ خون سے دھوتا رہا
صبر کا سنگِ گراں گوبند سنگھ
منزلِ حق کا نشاں گوبند سنگھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شری گورو گرنتھ صاحب

پیامِ عشق و آگہی　　دماغ و دل کی روشنی
نویدِ امن و آشتی　　فروغِ حُسنِ زندگی
شری گورو گرنتھ جی
شری گورو گرنتھ جی

عروجِ فکرِ آدمی　　مقامِ عشقِ سرمدی
رفیقِ اضطرابِ دل　　پئے قرارِ واقعی
شری گورو گرنتھ جی
شری گورو گرنتھ جی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کبیر کی وہ بانیاں فرید کی وہ کافیاں
سطر سطر حقیقتیں ورق ورق تجلّیاں
شری گورو گرنتھ جی
شری گورو گرنتھ جی

عقدہ کُشا و رہنما نورِ جمالِ کبریا
اکال تخت خسروی چراغِ بزمِ اصفیا
شری گورو گرنتھ جی
شری گورو گرنتھ جی

صوتِ فرازِ آسماں خاتمِ فرقِ این و آں
قبلہ نمائے سمتِ حق یعنی کلامِ جاوداں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شری گورو گرنتھ جی

شری گورو گرنتھ جی

نظمیؔ تشنہ لب پیو   تشنہ لبی حرام ہے

شبد ہے جامِ معرفت   شبد کا فیض عام ہے

شری گورو گرنتھ جی

شری گورو گرنتھ جی

اردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

.urdukutabkhanapk.blogspot.

مہدی نظمی کی دیگر منظومات

- آندھرا پردیش
- پنجابی صوبہ
- ہریانہ
- ہماچل

جغرافیائی اور تہذیبی تصویریں جو ایک شاعر کے قلم نے کھینچی ہیں وہ عظیم شاہکار جو ہندوستانی ادب میں بیش بہا اضافہ ہیں۔

ہندوستان پبلیکیشنز غازی آباد (یو۔پی)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ممتاز شخصیتوں کے تبصرے

گورو نانک دیو کا جیون ہر لحاظ سے ایک گہرا سمندر ہے۔ مہدی نظمی ایک کامیاب غوطہ زن ہیں جنھوں نے اس سمندر سے سچے موتی نکالنے میں صرف محنت سے ہی کام نہیں لیا بلکہ اپنے ادبی ہنر کی وجہ سے وہ ہر نقطہ سے اس کی تہہ تک پہنچے ہیں ——— گیانی گورمکھ سنگھ مسافر

مجھے یقین ہے کہ جب یہ کتاب (نذرِ نانک) منظرِ عام پر آئے گی تو قومی یکجہتی اور اخلاق کی بلندی کی تبلیغ میں ایک نادر صحیفہ ثابت ہوگی ——— علامہ گوپی ناتھ امن

"نذرِ نانک" ایک مقدس موضوع اور حُسنِ بیان کا ایک حسین و دلکش سنگم ہے۔

——— کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

ہندوستان پبلیکیشنز۔ غازی آباد